بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۴ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا وجاگیرداروں سے ۱۰
عام خریداران سے ۴
" " ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مسئلہ تقلید شخصی (جواب الفقیہ) - ص۳
رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں - ص۶
نصاب تعلیم - - - - ص۸
پیام بیداری (نظم) - - - ص۹
دو حنفیوں کی جھگڑیاں - - - ص۱۰
اسلام اور مساوات - - - ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ - حوادث ص۱۳ - ملکی مطلع ص۱۴
اشتہارات - - - - ص۱۵ تا ۲۰

گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

(نتیجۂ افکار جناب ابو یحییٰ محمد زکریا خان صاحب سراج منشی کامل بھوجپوری میرٹھی)

بزم ہائے دہر میں ہے جلوہ زا اہل حدیث — بہر ظلمت گاہ ہے نور خدا اہل حدیث
ہو گیا پینتیس کا کامل فتا اہل حدیث — شیخ دنیائے صحافت ہو خدا اہل حدیث
کو بکو قریہ بقریہ سب منور ہو گیا، — گوشہ گوشہ کے لئے ہے پُرضیا اہل حدیث
شہسواران جہاں سے بڑھ گیا مثل براق — گوئے میدان صحافت لے گیا اہل حدیث
اک جہاں تیرا مخالف گو کہ مدت تک رہا — پر تو باد مخالف سے ڈرا اہل حدیث
قادیانی آریہ عیسائی حنفی رافضی، — منکر سنت کو ہے جلیل ورا اہل حدیث
کینہ وبغض وریا کو شرک وبدع وکفر کو — ہر مریض روح کی تو ہے دوا اہل حدیث
واقفیت دین کی تم کو اگر ہے جستجو — روز وشب پڑھتے رہو بھیجا اہل حدیث

جس میں قرآن وسنت کی اشاعت سے مرام
گوشہ گوشہ میں پڑھا جاوے سدا اہل حدیث

قرآن، حدیث، بائیبل اور ہندوؤں کی کتب ہر وقت ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

—— شہر امرتسر میں ۳۰ نومبر سے ۳ دسمبر تک ۱۵۵ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے کہ جو کاشتکار مسلسل چھ سال کسی زمین پر کاشت کرے تو اس زمین پر اسے مستقل قبضہ کا حق ہو جائے۔

—— ایک چینی وفد نے گاندھی جی سے ملاقات کر کے زور دیا کہ ہندوستان میں جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

—— امرتسر میں مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگرس۔ پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے ۳۰ نومبر کو تشریف لائے۔ جلیانوالہ باغ میں عظیم الشان جلسہ میں تقریر فرمائی کہ اب آزادی حاصل کرنے کا عمدہ موقع ہے ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اگر اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی کا سوال فضول ہے۔ ہمیں مل کر آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

—— گورنر پنجاب اور ریونیو ممبر نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے غلہ، چارہ، کمبل، توشک اور نقد رقوم وغیرہ کی اپیل کی ہے۔

—— حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جیمز گرگ ریٹائر ہو رہے ہیں۔

—— جاپان کے نائب وزیر جنگ نے روس، فرانس اور برطانیہ پر چین کو اخلاقی امداد اور اسلحہ بہم پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

—— جاپان، جرمنی اور اٹلی کے درمیان ایک نیا معاہدہ مرتب ہوا ہے کہ تینوں ممالک صلح و جنگ کی حالت میں اکٹھے رہیں۔ یہ معاہدہ دس سال تک نافذ رہے گا۔

—— برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مارچ میں ملک معظم کی طرف سے ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک لاکھ فوج کو کوچ کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں جس کا مقصد پولینڈ اور ہنگری کو مرعوب کرنا ہے۔ اگر اسے ذرہ بھی بہانہ مل گیا تو وہ فوراً رومانیہ پر چڑھائی کر دیگا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے شاہ ایران مئی ۱۹۳۹ء کو برلن جائینگے۔

—— حکومت آسٹریلیا نے ۱۵ ہزار یہودیوں کو تین سال کے لئے اپنے ہاں آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— مصری وزارت نے زبردست بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے دس لاکھ پونڈ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ناظرین اہلحدیث

سابقہ پرچہ کے صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

اور

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ کو ضرور ملاحظہ کریں۔

—— ہندوستان سے غیر ممالک کو ۲۰ ارب ۱ کروڑ ۵۱ لاکھ ۴۴ ہزار ۷۲۸ روپے کا سونا جا چکا ہے۔

—— عراق کے بعض علماء نے فلسطین کے لئے جہاد کرنے کا فتویٰ دیدیا ہے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے جناب حافظ محمد یعقوب صاحب ... ضلع جونپور ۶۔

حج کو جانے سے پہلے

"زبیر حجاج" کا ضرور مطالعہ کریں۔ جو پانچ پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت بھیجا جاتا ہے۔ جلدی منگوا لیں۔

سرکاری اعلان

گزشتہ چند ہفتوں سے بعض اشخاص اور فرموں میں اپنی پبلک موٹر گاڑیوں کو ایسی سڑکوں پر چلانے کا رجحان پایا گیا ہے جو پیشتر ازیں زیر استعمال نہیں تھیں۔ بظاہر اس کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہیں یہ امید ہے کہ اگر موٹر گاڑیوں کے متعلق نیا مسودہ قانون منظور ہونے پر راستوں اور حلقوں کی نگرانی اور انتظام کا طریق رائج ہو گیا تو ان کو یہ کہنے سے فائدہ ہوگا کہ وہ پہلے ہی سے ان نئی سڑکوں پر موٹر گاڑیاں چلاتے تھے۔ حکومت پنجاب یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اسے ایسے مالکوں کے متعلق بہت کافی واقفیت حاصل ہے جو گزشتہ سالوں سے صوبہ کی تمام بڑی بڑی سڑکوں پر اپنی موٹر گاڑیاں چلاتے رہے ہیں۔ اگر راستوں یا حلقوں کی نگرانی و انتظام کا کوئی طریق نافذ کیا گیا تو یہ واقفیت حکام حلقہ جات کو دستیاب ہوگی اور وہ پرمٹ دینے کے لئے اس امر کا نہایت آسانی سے اندازہ لگا سکیں گے کہ درخواست کنندہ کسی سڑک پر بہت پہلے سے موٹر گاڑیاں چلاتا رہا ہے یا نہیں۔ ان کے فیصلوں پر ان حقوق کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو اب قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور آخری وقت پر موٹر گاڑیوں کو غیر استعمال شدہ سڑکوں پر چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور ۱۰ دسمبر)

جواب سوال طبی

مندرجہ اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

شکایت بواسیر۔ اس کی بابت عرض ہے کہ خشک و تر ہر قسم کی بواسیر کا میرے پاس نسخہ موجود ہے۔ جو بے ضرر ہونے کے علاوہ کم خرچ بھی ہے۔ جو اکثر مریضوں پر استعمال ہو کر کامیاب ہو چکا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔

حکیم مولوی ... واعظ و مبلغ اسلام فضل حسن خان۔ پوسٹ آفس میانوالی قریشیاں معرفت مولوی سراج احمد صاحب ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور

دعائے صحت۔ ... صاحب ... اگر مرحوم کے بھتیجے ... حاجی محمد فاروق صاحب سخت علیل ہیں۔ ناظرین کرام دعائے صحت فرمائیں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

مسئلہ تقلید شخصی

بجواب الفقیہ امرتسر

(۵)

اس سلسلہ مضمون کی چار قسطیں درج ہو چکی ہیں۔ آج پانچویں قسط درج کر کے اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ سے اکتا گئے ہونگے۔ مگر اس کی تکمیل سے یہ خاص غرض ہمارے پیش نظر ہے کہ اس مسئلہ پر سیرکن بحث کر کے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ کوئی شخص نفس اسلام کا مفہوم سمجھ کر اور ازمنہ ثلاثہ (خیر القرون) میں لوگوں کا طرز عمل ملحوظ رکھ کر مسلک اہل حدیث کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ آئندہ ہر شخص مختار ہے اپنے لئے جو راہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ ؛ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اب ناظرین مولوی محمد شریف صاحب کا بقیہ مضمون مطالعہ کریں۔

"یہ کیسی ناشکری ہے کہ آج یہ کہا جائے کہ مذاہب اربعہ کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہنا کہ مذاہب اربعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھے مغالطہ ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت ہی کیا تھی۔ جس مسئلہ کی ضرورت ہوتی حضور علیہ السلام سے دریافت کر لیا جاتا۔ البتہ جو لوگ حضور علیہ السلام سے دور تھے وہ اپنے اپنے علاقہ کے صحابی کو اپنا مقتدا جانتے تھے۔ اور ہر ایک مسئلہ میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ یہی تقلید تھی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۲۳ مذاہب اربعہ کی نفی کرنے میں اتنی ناشکری نہیں ہوتی جتنی کہ کتب احادیث کی طرف سے بے اعتنائی برتنے میں ہوتی ہے کیونکہ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی تینوں طبقوں (خیر القرون) میں مذاہب اربعہ موجود نہ تھے لیکن احادیث نبویہ پر برابر عمل ہو رہا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے دو مسئلے (خلافت اور وراثت) حدیث نبوی ہی کی روشنی میں طے کئے گئے تھے۔

اس مقابلہ سے ظاہر ہے کہ احادیث نبویہ سے بے اعتنائی برتنا زیادہ ناشکری (کفران نعمت) کا موجب ہے۔ (اہلحدیث)

۲۴ مولوی صاحب! آپ نے تو معترض کے اعتراض کو اور پختہ کر دیا وہ کہتا ہے چونکہ زمانہ رسالت میں مذاہب اربعہ کا ثبوت نہیں ملتا اس لئے ان کی ضرورت نہیں۔ آپ اس کا جواب دیتے ہیں کہ لوگ براہ راست آنحضرت صلعم سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے، کیا اس سے سائل کی تائید ہوئی یا تردید؟ مثلاً آپ کے گاؤں میں کوئی شخص کہے کہ مجھے مولوی صاحب سے دودھ مانگنے کی ضرورت نہیں اور آپ جواب میں کہیں کیونکہ تو نے اپنے گھر میں گائے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ آپ اس کے دعوے کی دلیل پیش کر کے اس کی تائید کریں گے نہ کہ تردید۔ فافہم

مولانا! یہ میدان مناظرہ ہے۔ مسجد میاں جان محمد مرحوم میں جلسہ عرس نہیں کہ جو جی میں آیا کہہ دیا۔ پوچھنے والا کون!

لطیفہ مولانا احمد حسن مرحوم کانپوری علم فلسفہ کے ایک بڑے مشہور استاد تھے جب آپ فلسفہ کی مشہور کتاب صدرا پڑھایا کرتے اور کوئی ایسا مقام آجاتا کہ جہاں مصنف کہیں سے کہیں نکل جاتا تو مولوی صاحب موصوف فرمایا کرتے "چلو! چلو!! یہ تو مولوی عبد الرب کا وعظ ہے" ہم (طلباء) پوچھتے کہ حضرت! مولوی عبد الرب کا وعظ

عقد الجید میں لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام جس جس ملک گئے۔ اس ملک کے لوگوں نے انہی کو اپنا مقتدا بنایا۔ یہی تقلید تھی جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ جیسے کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ میں گذرا۔

علاوہ اس کے کسی چیز کا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہونا ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تو قرآن شریف بھی کتابی صورت میں جمع نہ تھا کتب حدیث بھی اُس زمانہ میں نہ تھی۔ تو کیا یہ بھی منع ہے۔

اور یہ کہنا کہ دین پورا ہوگیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ صحیح ہے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کلام نہیں کی۔ اگر کی ہے تو کیا وہ حجت شرعی نہیں؟ بلکہ یہ آیت تو مذاہب اربعہ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دین پورا ہو چکا ہے، پس اگر ائمہ اربعہ کے استنباطات و قیاسات نہ مانے جائیں یا دین میں سے نہ سمجھے جائیں تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ کئی ایسے مسائل ملیں گے جن کا قرآن و حدیث میں صریح ذکر نہیں۔ مثلاً روٹی یا پانی سے عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ ہونا۔ یا حقہ سے روزہ کا ٹوٹنا۔ پھر اس پر کفارہ لازم ہونا۔ یا نوٹوں پر زکوٰۃ دینا۔ یا پانی میں پاخانہ کی ممانعت۔ ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ۔ پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہو گیا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ مسائل اربعہ کے استنباطات و قیاسات ان مسائل کے مظہر ہیں۔ جو قرآن حدیث میں آئے ہیں لیکن ظاہر نہیں۔ اور ہر ایک اُسے سمجھ نہیں سکتا۔ رب حامل فقہ غیر فقیہ اور رب مبلغ اوعی لہ من سامع میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اور یہ امر کہنا کہ ائمہ اربعہ نے اپنی تقلید کے لئے نہیں فرمایا۔ بالکل غلط ہے

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۳) کیسا ہوتا تھا؟

آپ جواب دیتے کہ مولوی صاحب مرحوم کا وعظ یہ تھا کہ آپ والعادیات فبحا الایہ پڑھ کر استنباط فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محرم میں حلوہ پکانے کا جواز نکلتا ہے

ہم سمجھتے تھے کہ مولوی عبدالرب مرحوم دہلی میں ہو گذرے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ابھی ایک مولوی صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں موجود ہیں جن کا نام نامی مولوی محمد شریف ہے۔ وہ جلسہ عرس امرتسر میں آکر ایسی ہی تقریریں فرمایا کرتے ہیں جن کی بابت یہ کہنا بجا معلوم ہوتا ہے سہ

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول دعا کے لئے

اے جناب! اس اقتباس میں تو آپ نے مسئلہ تقلید شخصی کا فیصلہ ہی کر دیا۔ صحابہ کرام نے جو جو سوالات آنحضرت صلعم سے کئے اور آپ نے ان کے جوابات بھی دیئے وہ سب کے سب کتب احادیث میں موجود ہیں جو آجکل کی اصطلاح میں گویا عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) کے فیصلجات ہیں۔ پھر انہی مسائل میں کسی مجتہد کی رائے تلاش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص عدالت عالیہ کا فیصلہ ہوتے ہوئے ماتحت عدالت کے سب جج کی رائے ڈھونڈتا پھرے۔ یہ طریق کار اختیار کرنے والے یا اسکی ترغیب دینے والے کے حق میں کیا یہ ارشاد موسوی صادق نہ آئے گا؟ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ [۱] (اہلحدیث)

ملہ بے شک دور دراز رہنے والے مسلمان صحابہ کرام کو اپنا مقتدا مانتے تھے مگر ان سے پوچھتے کیا تھے؟ یہی نا کہ آپ رسول اللہ صلعم کے صحابی ہیں اس مسئلے میں آپ نے حضور صلعم کا کیا ارشاد سُنا ہے؟ پھر جو کچھ انہوں نے دیکھا یا سُنا ہوتا بعینہٖ وہی بیان کر دیتے۔ بعض دفعہ سفر کر کے دوسرے صحابی کے پاس بھی جاتے اور اس سے بھی پوچھ کر مزید اطمینان حاصل کرتے۔ اس زمانے کے حالات کی پوری تفصیل آپکے مسلمہ گواہ (شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ) نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ میں کی ہوئی ہے۔ اگر آپ حجۃ اللہ دیکھ لیتے تو ہرگز یہ بات نہ کہتے۔

آؤ ہم مسئلہ تقلید شخصی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کو منصف مان لیں اور انہوں نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کے بارے میں جو تحقیق فرمائی ہے اسی کو کافی سمجھیں۔

شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:۔

تعیین مذہبی (تقلید شخصی) پہلی تین صدیوں میں نہ تھی بلکہ چوتھی صدی (ہجری) میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔ (ملاحظہ ہو حجۃ اللہ باب حکایت حال الناس قبل المأۃ الرابعۃ) (اہلحدیث)

ملہ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام کے پاس قرآن شریف الگ الگ سورتوں کی شکل میں لکھا ہوا موجود تھا۔ چنانچہ جب کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور فرماتے اسکو فلاں سورت میں لکھ لو —— احادیث گو بصورت کتب (بخاری، مسلم وغیرہ) موجود نہ تھیں مگر قرآن مجید کی طرح قلمی بیاضوں میں برابر لکھی جاتی تھیں۔ صحیح بخاری میں باب کتابت العلم ملاحظہ کریں۔

ناظرین کرام! مسئلہ تقلید شخصی اتنا بڑا اہم مسئلہ ہے کہ اسلام کے دو بڑے گروہوں میں ایک وسیع خلیج کی طرح حائل ہو رہا ہے۔ مگر اسکے ثبوت میں مولوی صاحب ایسی کچی باتیں کرتے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں گویا ایک لحاظ سے آپ نیا علم کلام ایجاد کر رہے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر یہ مشہور کہاوت بولی جاتی ہے کہ ہمارے پیر میں یہ کرامت ہے کہ لوہا تیرا دے اور بھس ڈبو دے (اہلحدیث)

ملہ مولانا! آپ نے استنباط، قیاس اور اظہار حکم یہ تین الفاظ بول کر مسئلہ تقلید شخصی کو خوب صاف کر دیا ہے جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ع

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

سنئے جناب! جتنے مسائل آپ نے پیش کئے ہیں ان کو ائمہ اربعہ رحمہ نے کسی آیت یا حدیث سے استنباط کر کے لکھا ہے یا از خود ایجاد کیا ہے؟ ایجاد کرنا تو مجتہد کا منصب نہیں اس لئے کہ کسی مسئلے کو قرآن یا حدیث کی سند کے بغیر ایجاد کرنا افترا علی اللہ ہے جو کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ پس مطلع صاف ہے کہ اس آیت یا حدیث کو جس سے کسی مجتہد نے مسئلہ نکالا ہے پیش کر کے ہمارے دستخط کرا لیجئے۔ قصہ ختم۔ —— آپ نے جو دین مجتہد

[۱] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ کیا تم لوگ اعلیٰ درجہ کی چیز چھوڑ کر اسکے عوض ادنیٰ درجے کی چیز حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

انہوں نے جو اصول وضوابط وضع کئے۔ تو کیا وہ اس لئے وضع کئے کہ لوگ عمل نہ کریں۔ انہوں نے کتابیں لکھوائیں تو اس لئے کہ کوئی ان پر عمل نہ کرے۔ نہیں انہوں نے مسلمانوں کے عمل کے لئے آسانی کر دی۔ اور ہر ایک مسئلہ کا جو کہ ابھی وجود میں بھی نہ آیا تھا۔ جواب لکھ دیا۔ تاکہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ ہمارے لئے روٹی پکا کر رکھ دی کہ خود پکانی نہ پڑے۔ ہاں جن لوگوں نے ائمہ کا دامن چھوڑا۔ اور خود قرآن و حدیث سمجھنے کا دعویٰ کیا وہ گمراہ ہوگئے اور کئی دوسروں کو بھی ساتھ لیکر ڈوبے۔ اعاذنا اللہ منہم ؀۲۵

البتہ ائمہ نے اپنے مجتہد شاگردوں کو فرمایا تھا کہ ہمارا قول اگر کسی حدیث صحیح کے خلاف

بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴

مظہر حکم کہا ہے موجد حکم نہیں کہا۔ مظہر حکم کے معنی ہیں مخفی حکم کو ظاہر کرنے والا۔ استنباط کے معنی بھی یہی ہیں کہ کسی نص صریح سے کوئی مخفی حکم نکالا جائے اس سے ہم منکر نہیں ہیں۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کیا کرو۔ اس سے یہ مسئلہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ ایسے پانی میں پاخانہ کرنا بھی منع ہوگا کیونکہ وہ بھی ناپاکی ہے۔

بحالت روزہ تین کام کھانا پینا جماع کرنا ممنوع ہیں ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ

حضور! میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، یہ سن کر آپ نے اس کو روزہ توڑنے کا کفارہ دینے کا حکم دیا۔ اس پر قیاس کرکے امام صاحب نے قصداً کھانے پینے کی چیز استعمال کرکے روزہ توڑنے والے پر کفارہ ادا کرنا واجب ٹھیرایا۔

آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے چچا امام شافعی صاحب اس قیاسی مسئلہ کو نہیں مانتے۔ سو یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے آپ خود آپس میں نپٹ لیں ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

آجکل نوٹ تجارتی کاروبار میں سکے کی طرح چلتے ہیں اسی لئے ان پر زکوٰۃ اسی طرح فرض ہوگی جس طرح سونے چاندی کے سکوں پر فرض ہے۔

ریل گاڑی آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھی مگر کشتیوں کا استعمال برابر ہوتا تھا۔ اسی لئے کشتیوں پر قیاس کرکے ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

قرآن مجید کا ایک جامع ارشاد بھی سن لیجئے!

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

یعنی بوقت خوف پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہو۔

چونکہ ریل گاڑی بھی سواری میں داخل ہے۔ اسلئے اگر نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو چلتی گاڑی میں بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (اہلحدیث)

؀۲۵ اس اقتباس میں مولانا بڑے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ اہل حدیث کو گمراہ اور گمراہ کن قرار دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مکان کے اردگرد اہل حدیثوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے اور ان کی شکلیں دیکھ کر آپ کو طیش آرہا ہے وہ لوگ مولانا کی سخت کلامی کے جواب میں غالباً یہ شعر پیش کرتے ہونگے یا کرینگے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

ہاں مولانا! ہم پہلے بھی پوچھ آئے ہیں اور اب مکرر پوچھتے ہیں کہ وہ اصول کیا تھے جو ائمہ اربعہ رح نے وضع کئے تھے کبھی وہ آپ نے دیکھے بھی!

ہم آپ کو تکلیف دیتے ہیں کہ انکو معلوم کرنے کیلئے ہمارا رسالہ "تقلید شخصی وسلفی" ملاحظہ کیجئے۔ پھر بتائیے کہ وہ اصول ایسے ہیں جن سے مسئلہ تقلید شخصی ثابت ہوسکے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ

ائمہ اربعہ رح کی کتابیں چونکہ ہمارے عمل کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ رح کی تقلید کرنی چاہیئے۔

مولانا! آپ نے جو چند رسالے لکھے ہیں یا آئندہ لکھینگے تو کیا ان کے لکھنے سے آپ کا مقصود بھی اپنی تقلید شخصی کرانا ہے یا ہوگا؟

مولوی صاحب! آپ کا فقرہ ذیل کہ

ائمہ اربعہ کا دامن چھوڑ کر قرآن حدیث کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔ ذرہ تشریح طلب ہے۔

ائمہ اربعہ رح خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کتاب (جس میں آپنے احادیث نبویہ کی تفہیم یا تشریح کی ہو) اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اُسے پیش کریں تاکہ ہم بھی اس سے استفادہ کریں۔ اگر نہیں پیش کر سکتے تو آپ بھی اسی اعتراض کے مورد ٹھیرے جو ہم پر وارد کر رہے ہیں علاوہ اسکے میں آپ سے یہ بھی پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ائمہ اربعہ رح کے اجتہادات سے پہلے قرآن و حدیث کو سمجھنے کا کیا طریقہ تھا؟

لطیفہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولانا عبد الحکیم مرحوم سیالکوٹی (شارح خیالی) بازار میں جارہے تھے کہ اچانک ایک طالب علم پر نگاہ پڑی جو "خیالی" کا سبق یاد کر رہا تھا۔ آپ نے وہاں ذرا ٹھیر کر پوچھا میاں کیا پڑھ رہے ہو طالب علم مذکور ممدوح کو پہچانتا نہ تھا اس نے کہا کہ میں خیالی کا سبق یاد کر رہا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے استاد کے پاس خیالی کا حاشیہ "عبد الحکیم" بھی ہے، اس طالب علم نے کہا کہ "نہیں"۔ مولوی صاحب نے جواباً فرمایا تمہارا استاد خیالی کا مطلب کیسے سمجھتا ہوگا؟ ذہین طالب علم نے جواب دیا کہ جسطرح عبد الحکیم نے سمجھا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اس کی ذہانت کے قائل ہوکر آگے چل دیئے۔

مولانا! اس لطیفہ سے آپ کو بھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں نے ائمہ اربعہ کا مرتبہ نبوت کے منصب کی طرح بہت بلند سمجھا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لوگوں کو تو نچے پہاڑ پر چڑھنا اس سے آسان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عالم اپنے فہم سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھے

ؕ خیالی علم کلام کی ایک بڑی مشکل کتاب کا نام ہے جس کے متعلق یہ کلام مشہور ہے۔ ؎

خیالات خیالی بس بلند است
نہ ایں جا جائے قل احمد نہ جند است
ولے عبد الحکیم از رائے عالی
بحل کردہ خیالات خیالی

پاؤ تو چھوڑ دو۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی تقلید کا حکم دیا تھا۔ پھر بڑے وثوق سے فرمایا کہ ہمارا قول کوئی مخالف حدیث نہیں۔ اگر تم مخالف پاؤ تو چھوڑ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ائمہ کو اپنی حقانیت پر پورا پورا یقین تھا۔ اسی لئے فرمایا کہ جب خلاف دیکھو تو چھوڑ دو۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ تم اگر کسی حدیث کو اپنے فہم میں صحیح سمجھو۔ اور ہم نے جس آیت یا حدیث سے مسئلہ اخذ کیا ہے۔ اس کو تم اپنی سمجھی ہوئی حدیث کے خلاف سمجھو تو وہ آیت یا حدیث چھوڑ دو جس سے ہم نے مسئلہ سمجھا ہے۔ بلکہ آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ میرا قول (جس کیلئے کوئی دلیل نہ ہو) وہ بھی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو۔ اور ایسا خدا کے فضل سے کوئی مسئلہ نہیں۔ جس میں مجتہد کے پاس دلیل نہ ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(نوٹ) ایسے بیہودہ اعتراضات کرنے والے وہابی معلوم دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ممنوع ہے۔ اللہ فرماتا ہے ومن یتولہم منکم فانہ منہم حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب۔ پس مسلمانان اہلسنت کو لازم ہے کہ ایسے اعتقاد والے لوگوں سے بچتے رہیں کہ یہ گمراہ کر دینگے اور سواد اعظم کے تبع رہیں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔ امر برقمہ ابو یوسف محمد شریف الکوٹلوی عفا اللہ عنہ" (الفقیہ ۲۱۔ اکتوبر ۳۸ء)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۵)

لیکن جب اپنے اختراعی مسائل پر اتر آتے ہیں تو میت کے تیجے، ساتے، چالیسویں کا ثبوت بھی قرآن مجید سے دینے لگ جاتے ہیں۔ ؎

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

سنئے! اور کان کھول کر سنئے! مسائل مندرجہ ذیل کا ثبوت ائمہ اربعہ کی فقہ سے عموماً اور امام صاحب کی فقہ سے خصوصاً دیجئے:۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں۔ (۲) مولود مروجہ کی مجلس (۳) برلی کی گاگریا۔ (۴) مزارات پر قبے بنانا۔ (۵) قبروں پر چراغاں کرنا۔ (۶) قبروں پر چادریں چڑھانا۔ (۷) اہل قبور سے استمداد کرنا۔ (۸) میت کی جمعرات کرنا۔ (۹) جلسۂ عرس کرنا۔ (۱۰) تصور شیخ رکھنا۔ (۱۱) آنحضرت صلعم کو عالم الغیب اور حاضر ناظر جاننا۔ (۱۲) شیئاً للہ پڑھنا۔

کیا یہ مسائل ائمہ اربعہ کی کتب مدونہ میں ملتے ہیں یا آپ نے خود ایجاد کئے ہیں؟

اگر دوسری صورت ہے تو یہ فتویٰ آپ پر بھی عائد ہوتا ہے کہ آپ بھی گمراہ اور گمراہ کن ہیں۔

مولوی صاحب! ؎

شکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کر

(اہلحدیث)

ن۲۹ مولوی صاحب! اگر آپ کا یہ خیال صحیح ہے تو فرمائیے امام شافعی وغیرہ جو فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور رفعیدین وغیرہ مسائل کے قائل ہیں ان کے پاس بھی دلیل ہے؟ ان کے سوا سینکڑوں مسائل ہیں جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے ایک یا دو یا تینوں حنفیہ کے خلاف ہیں۔ کیا ان سب مسائل کے دلائل بھی ان کے پاس ہیں؟ اگر ہیں تو آپ ان کو ترک کرنے کا حق کیونکر رکھتے ہیں۔

امام صاحب کا اپنے شاگردوں کو فرمانا کہ

صحیح حدیث کے مقابلہ میں میرا قول چھوڑ دینا

گو آپ اس کی کتنی ہی تاویل یا تحریف کریں اس سے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال شریعت میں منتہائے کلام نہیں کیونکہ منتہائے کلام صرف خدا رسول کا کلام ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے۔ دردانہ درج مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی۔ کرتے ہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا۔ جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث قطب و مقتدا ہے۔ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

(اہلحدیث)

ن۳۰ اس نوٹ میں بھی مولوی صاحب بہت خفا نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایسے اعتراض کرنے والے وہابی معلوم ہوتے ہیں: "معلوم ہوتے ہیں" کہنا تو استنباط کا درجہ ہے۔ یوں کہئے کہ وہابی ہیں۔

کیا کسی کا اعتراض سن کر کسی عالم سے جواب پوچھنا اصل معترض سے محبت کرنے کا ثبوت ہے؟ مثلاً آپ کا کوئی معتقد کسی آریہ سے کوئی اعتراض سنے یا ستیارتھ پرکاش میں پڑھ کر آپ سے کوئی بات پوچھے تو وہ آریوں سے محبت کرنے والا ٹھیریگا۔

صاف کیوں نہیں کہتے کہ ان اعتراضات کے جوابات ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے ہم اپنی بھیڑوں کے گلے کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

زاہدانہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

اہل حدیث کا مذہب اور اس کی شہادت

ناظرین کرام! اہل حدیث کا مذہب ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ کو الوہیت میں واحد لاشریک ماننا۔ اور محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اطاعت اور اتباع میں واحد ماننا۔ امور شرعیہ میں کسی امتی کی ذاتی رائے کو داخل نہ جاننا۔ مسلم ہونے کے لئے حنفی، شافعی وغیرہ بننے اور کہلانے کو داخل اسلام نہ سمجھنا۔ ہاں ان بزرگوں کو مبلغ احکام اور خدام اسلام سمجھ کر ان کی عزت کرنا۔ مگر عمل کے لئے صرف قرآن و حدیث پر نظر رکھنا۔ یہ ہے جماعت اہل حدیث کا مذہب اس کی شہادات قرآن و حدیث، اقوال ائمہ اور کتب مفصلہ مثل کتاب معیار الحق وغیرہ میں درج ہیں آج ہم ایک مستند عالم، ہندوستان کے سرتاج علماء حنفیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم کو ایک دفعہ عدالت میں سوال ہوا کہ:۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

معیار الحق۔ مصنفہ حضرت میاں صاحب دہلوی ۱۲/۔ (۱۰۶)

قادیانی مشن

رسول کریمؐ کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

اخبار "الفضل" ۱۵۔نومبر ۳۸ء میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس کے ماتحت ایک سُرخی "رسول کریم کی شناخت" دیکر لکھا ہے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اسکے اور کیا ہے کہ آپ کملی والے تھے، آپ کی زلفیں ایسی تھیں وغیرہ

اہلحدیث کملی اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہو ایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتادمیم
(توضیح مرام تقطیع کلاں ص۲۳ مصنفہ مرزا صاحب)

اس کا اُردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے۔ مگر جو لوگ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے:۔

رسول کریم کی شان سوائے خدا کے کون جانتا ہے۔ وہ اپنی ہستی سے ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اٹھ گیا۔

یعنی آپ کا اسم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔ یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔ یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔ اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی نا کہ چونکہ مرزا صاحب خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد (سلام علیہ) میں ہوگی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے:۔

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت انّنی ھو۔ (آئینہ کمالات اسلام)

یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ صاحب کو ناز ہے۔

ناظرین! ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویلات کی جاتی ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں کہ سلسلہ انبیاء کرام میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ انبیاء کرام میں سے کسی نے ایسا کہا ہو جیسا مرزا صاحب نے رسول کریمؐ اور اپنی نسبت کہا ہے۔

مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کئے۔ ان کی کوئی تاویل یا تشریح نہیں کی۔ ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل یا تحریف کرنے لگ گئے۔ مگر اب کون سنتا ہے۔

انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے۔ ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ اگر انکے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔ یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
(درثمین)

لفظ "میں" سے مراد کون ہے۔ اگر مرزا صاحب کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نہ آدمؑ تھے نہ ابراہیمؑ نہ موسیٰؑ نہ یعقوبؑ۔ کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں۔ کہ اگر "میں" سے مراد ذات خدا ہے تو بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ خدا ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ وغیرہ نہیں ہے بلکہ وہ الٰہ موسیٰ اور الٰہ ابراہیمؑ ہے۔ اور اگر "میں" سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں۔ غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء کرام میں نہیں ملتیں۔ یہ خاصۂ قادیان ہے ؎

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۶)

کیا حنفی، شافعی ہونا اسلام میں کوئی ضروری شرط ہے؟

آپ نے باقرار صالح (حلفاً) جواب فرمایا:۔

حنفی وغیرہ ہونا مسلمانی میں شرط نہیں کیا گیا۔ اور پیغمبر صاحبؐ اور اصحابؓ اور امامؒ کے وقتوں میں حنفی شافعی وغیرہ (ناموں) سے مسلمان موسوم نہ تھے۔

(مجموعہ فتاویٰ لکھنوی جلد اول ص۳۴۵)

ہمارے مخاطب مولوی محمد شریف صاحب غالباً (بلکہ یقیناً) اس فتوے سے متفق ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی زمانہ رسالت یا عہد خلافت راشدہ میں ان ناموں کا ثبوت نہیں دیا چونکہ آپ نے تقلید شخصی کی فرضیت یا وجوب پر کوئی شرعی دلیل نہیں دی لہٰذا اس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

نہ دکھ تقلید کی کچھ بھی سند پھر اُس پہ اڑتے ہیں
عجب دانا مقلد ہیں کہ بے ہتھیار لڑتے ہیں

اطلاع یہ مضمون رسالہ کی صورت میں بھی چھپ کر مفت شائع ہوگا۔ ناظرین مطلوبہ نسخ سے بہت جلدی اطلاع دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ محصولڈاک کے علاوہ فی نسخہ ۶ پائی بطور چندہ اشاعت فنڈ ضرور آئے تاکہ توحید وسنت کی اشاعت کا سلسلہ بند نہ ہو۔ *

* جن اصحاب نے اس میں چندہ دیا ہے وہ اس چندے سے مستثنیٰ ہیں (منہ)

نصاب تعلیم

(مولانا ابوسعید شرف الدین صاحب دہلوی کے قلم سے)

نصاب تعلیم کے متعلق عرصہ سے اخباروں میں مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ موجودہ نصاب ناقص ہے بے سود ہے، قابل ترمیم ہے۔ وجہ یہ کہ طلباء اور فارغ شدہ علماء میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ مثلاً تحریر و تقریر خصوصاً عربی وغیرہ دیگر زبانوں میں گفتگو۔ سیاسیات میں دخل۔ ان سب میں وہ بالکل بے بہرہ یا ناقص ہیں لہٰذا نصاب تعلیم درس نظامی بیکار۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ گستاخی معاف کہ درس نظامی کو بے سود اور بے کار بتانے والے حضرات نے درس نظامی کو پڑھا ہی نہیں۔ یا پڑھا ہے مگر سمجھا نہیں۔ ورنہ وہ ایسا نہ کہتے۔ کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ و شاہ عبدالعزیز صاحبؒ و شاہ اسماعیل صاحبؒ و نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم و سرسید احمد خان صاحب مرحوم و حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی و مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم دیوبندی و مولانا ثناء اللہ صاحب و مولانا ابراہیم صاحب و مولانا ابوالقاسم صاحب و مولانا حسین احمد صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب و مولانا داؤد صاحب و مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ علماء نے درس نظامی کے سوا کسی اور جدید نصاب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ ہرگز نہیں۔ یہی درس نظامی تھا جس سے وہ کامل ہوئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر اس کمال سے بے بہرہ ہیں۔

جواب یہ ہے کہ اول تو ہر زمانہ میں طبقات مختلف ہوتے ہیں۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کے حالات پڑھئے کہ اہل شوریٰ اصحاب الرائے مجتہد فقیہ سب نہ تھے اور جو تھے وہ بھی یکساں نہ تھے۔ (رأیت لعمر یقضی القضا) وغیرہ مثالیں ملتی ہیں۔ اب بھی دیکھئے کیا جامع ازہر اور کیا انگلستان کی یونیورسٹیوں کے فارغ شدہ اگرچہ سندیں حاصل کر چکے ہیں۔ مگر [illegible]

دس فیصدی بمشکل نکلیں گے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ انٹرنس، ایف اے والوں کو جانے دیجئے بی۔ اے کو لیجئے۔ علاوہ سیاست ہر قسم کی تحریر ضروریات خط و کتابت، عقائد ضروری مسائل مثلاً ماں باپ بہن بھائی جورو بچے وغیرہ اقارب کے حقوق میں جانچئے۔ ۹۰ فیصدی فیل ہونگے۔ باوجودیکہ انگریزی نصاب تعلیم و انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں روپیہ اس پر خرچ ہوتا ہے۔ ان کو پڑھ کر بڑے بڑے عہدوں کی امیدیں ہیں۔ اور ان کالجوں میں اچھے اچھے دماغ والے اور کنز و امراء و رؤسا کے بچے پڑھتے ہیں۔ پھر بھی لاکھوں کی تعداد میں فیل ہوتے ہیں اور بے کار مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر کیا یہ نصاب تعلیم یا مدرسین کا نقص ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں محافظ متقن و موئد ہر وقت کمربستہ ہیں۔ (فافہم وتدبر)

اب آیئے میں اصل گھر کی بات بتاؤں۔ وہ یہ ہے کہ اول تو عربی مدارس سے حکومت کو سروکار نہیں۔ امراء و اہل ثروت کو اس کی طرف توجہ نہیں۔ ان کی توجہ انگریزی کی طرف ہے۔ پھر عربی پڑھ کر کوئی بڑا عہدہ ملنے کی امید بھی نہیں۔ روٹی بھی بمشکل ملتی ہے۔ اکثر بلکہ قریباً سب طبقہ غرباء عربی پڑھتا ہے۔ کسی دنیوی امید پر نہیں محض للہ فی اللہ۔ پھر جو ذہین ہوتے ہیں۔ اکثر انگریزی پڑھتے ہیں زیادہ طلبہ عربی والے معمولی دماغ کے ہوتے ہیں۔ اور اکثر کماحقہ محنت بھی نہیں کرتے یاد نہیں کرتے۔ پھر بوجہ غربت کے وہ بہت جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دس بارہ سال کی تعلیم کو دو تین یا چار سال میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ پھر اگر وہ ناقص ہوں تو قصور نصاب تعلیم اور مدرسین کا ہے یا پڑھنے والوں اور کماحقہ محنت نہ کرنے والوں کا۔ کسی فن کی کوئی کتاب ان کو یاد نہیں ہوتی۔ قرآن مجید کے معانی پر عبور کامل نہیں ہوتا۔ تو اس میں درس نظامی اور مدرسین کا کیا قصور۔

میں کہتا ہوں ایک اچھے دماغ والے کو صرف فصول اکبری۔ کافیہ۔ ہدایۃ الحکمت۔ خلاصۃ الحساب۔ سلم۔ جامی۔ تلخیص المفتاح۔ ترجمہ قرآن مجید۔ بلوغ المرام۔ قدوری۔ مقامات حریری۔ رشیدیہ وغیرہ چند دیگر رسائل کسی استاذ کامل سے تعلیم دلوا کر یاد کرائیے۔ اور اسے جانچئے۔ پھر دیکھیں آپ کیسے درس نظامی پر حرف گیری کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہیں وہی طالب علم جناب کا امتحان لینے لگے میرا مطلب یہ نہیں کہ اب کسی دوسرے فن یا کتاب کی ضرورت ہی نہیں۔ کلا و حاشا اور کیا درس نظامی کی یہ شرط ہے۔ کہ اس میں اور کوئی کتاب داخل نہ کی جائے۔ یا کم نہ کی جائے۔ ہرگز نہیں۔ بضرورت زمانہ حال بعض فنون یا کتب کی ضرورت ہے۔ اور بعض کتب کو بوجہ عدیم الفرصتی درس سے کم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے کہ انگریزی وغیرہ کا غلبہ ہو کر کتاب و سنت وغیرہ دینیات کی تعلیم میں نقصان پیدا ہو جائے۔ جس سے وہ موجودہ حالت سے بھی گر جائیں۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ نصاب تعلیم پر اعتراض کرنے والوں کی غلطی ہے کہ وہ پڑھنے والوں کی کوتاہی کو نصاب تعلیم یا مدرسین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بہت بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ طلبہ عربی پڑھنے والے ذہین اور سلیم الطبع اور فارغ البال ہوں اور مدت تعلیم کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ امراء و رؤسا اپنے ہشیار بچوں کو عربی پڑھائیں اور خصوصاً دینیات کی تعلیم کو مقدم کریں اور نادار طلبہ کی امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ سب شکائتیں رفع ہو جائینگی ورنہ نصاب تعلیم کی ترمیم کے بعد بھی یہ شکائتیں بحال رہینگی ہاں نصاب تعلیم کی ترمیم اور مدارس کی اصلاح کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

حضرت مولانا نے کسی اشاعت میں نصاب تعلیم بتایا ہے کہ اس میں فلاں فلاں فن یا کتب ہوں۔ بعض اور اصحاب نے بھی کچھ بتایا ہے کہ مدارس سب مل کر کام کریں اور فلاں فلاں طریق سے کام کریں وغیرہ۔ میرے خیال میں سب کا متفق ہو کر کام کرنا بلکہ یکجا جمع ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ آئندہ [illegible]

نعم القرآن والحدیث۔ (از مولانا سیف بنارسی) قرآن اور حدیث کی صحت کا تائیدی ثبوت ۔ (بحر العلوم [illegible])

ahmadimuslim.de

امید ہے۔ اس لئے کہ اب تو رنگ ہی بدل گیا ہے۔ امراء علماء کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ علماء ان کی رائے و حکومت پسند نہیں کرتے۔ عوام علماء کی اتباع نہیں کرتے۔ پھر اتفاق کیسے ہو۔ (ایں خیال است و محال است و جنوں) اور جب کہ اکثر اہل مدارس غرباء ہیں۔ اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ تمام علوم و فنون کے شعبے اپنے اپنے مدرسوں میں جاری کریں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ بطور تقسیم کار جتنی جتنی کسی میں وسعت ہو، کام کرے اور بڑے مدارس چھوٹوں کو اپنے ساتھ ملحق کرکے انکی امداد کریں۔ جو جو فن یا شعبہ ان میں نہ ہو وہ بڑے مدارس سے حاصل کئے جائیں۔ جو ان کے قرب و جوار میں ہوں۔ اور اس منحوس آواز سے جو قابل لعنت ہے نفرت کی جائے کہ نصاب تعلیم نکما ہے، مدارس عربیہ بے کار ہیں، فلاں مدرسہ جو ایسا ہے ویسا ہے، وہ کام کا ہے باقی سب بے کار ہیں۔ یہ قول بالکل باطل ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ تقسیم کار کے طریق پر چھوٹے بڑے مدارس اپنے اپنے طریق پر کام کرتے رہے اور انہیں میں سے کامل لوگ نکلتے رہے۔

؎ خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہاں اب جو بڑے قابل اور لائق بنتے یا سمجھے جاتے ہیں یا اعتراض کرتے ہیں انہوں نے کونسے نصاب کی تعلیم سے کمال حاصل کیا ہے اور کن سے کیا ہے۔ فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اہلحدیث مولانا معترضین درس نظامی پر بہت خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خفگی کی بات نہیں۔ تبادلۂ خیالات ہے۔ جناب کو معلوم ہوگا کہ درس نظامیہ میں صدرا اور شمس بازغہ، شرح چغمینی خلاصۃ الحساب محیط الدائرہ بھی داخل ہیں۔ کیا ایسی کتابوں کی اصلاح و تبدیلی پر بھی آپ خفا ہونگے؟ جناب نے شاہ ولی اللہ صاحب رح کا بھی ذکر کیا ہے۔ ممدوح کی درسی کتابوں کا بھی حال جناب کو معلوم ہوگا کہ منطق صرف قطبی تک پڑھی تھی جس میں ملا حسن کی قال اقول نہ قاضی مبارک کی موشگافیاں۔ نہ حمد اللہ کی موجہات کی بحثیں۔ کیا یہ سوچنے کی نہیں ہے کہ یہ سب علوم آلات کے طور پر رکھے گئے تھے مقاصد کے طور پر نہیں۔ اس کی مثال سفر حج ہے۔ جس کے لئے پہلے اونٹوں کی سواری تھی آج موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں۔ کبھی ریل بھی جاری ہو جائیگی مقاصد میں تبدیلی نہیں ہوتی مبادی بدلتے رہتے ہیں۔

طلباء عربیہ کی کم لیاقتی کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ مگر اس کا سبب آپ طلباء کی کم محنتی اور اساتذہ کی غفلت جانتے ہیں۔ اس پر بھی سوال ہوگا کہ یہ دونوں کیوں؟ اساتذہ جب معاوضہ پاتے ہیں تو غفلت کیوں؟ طلباء جب وظائف لیتے ہیں تو سستی کیوں؟

کبھی کوئی مجلس علماء کی ہوگی تو خادم کچھ اور بھی عرض کریگا۔ آپ نے اجتماع علماء کو مشکل قرار دیا ہے۔ میں اس کے جواب میں اتنا ہی عرض کرتا ہوں

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

پیامِ بیداری

(از مولوی ابو العرفان مولوی شمشاد علی صاحب مست کنوری بدایونی)
(یہ نظم بریلی کے جلسہ اہل حدیث میں پڑھی گئی تھی۔ مست)

یوں تو ہے دنیا زبانی منقبت خوانِ حدیث
درحقیقت ہے عمل سے عظمت و شانِ حدیث

گر حدیثوں پر نہیں عامل تو پھر کچھ بھی نہیں
مسلم ہندی ہے تو اک جسم بے جانِ حدیث

تیرے دعوے بے عمل تیرے عمل بے فائدہ
تو نہیں پہچانتا جب راہ عرفانِ حدیث

اے کہ وہ ساعت کہ تجھ کو علم دیں کا شوق تھا
زندگی کا تیری ہر لمحہ تھا قربانِ حدیث

تیری کوشش سے حدیث آئی تھی ہندوستان میں
اور ہمیں جاری کیا تھا تو نے فرمانِ حدیث

رحمت حق شاہ عبد الحق ولی اللہ پر
ہند میں آکر لیا دونوں نے میدانِ حدیث

دل سے پھر سعی میاں صاحب* کے قربان جائیے
کر دئیے جس نے فراہم ساز و سامان حدیث

چار سو چھائی ہوئی تھی شرک و بدعت کی گھٹا
ایسی تاریکی میں چمکائی گئی شانِ حدیث

یوں بہار آئی نسیم صبح کے آغوش میں
بن گیا ہندوستاں جیسے گلستانِ حدیث

تھا محمد مصطفےٰ صلے علےٰ کا معجزہ
ہو رہا تھا دلنشیں ہر دل میں ارمانِ حدیث

آئے خالی ہاتھ گھر سے گودیاں بھر کر چلے
کوشش استاد سے سب جاں نثارانِ حدیث

بن کے پھر اہل حدیث اُٹھے عمل کے واسطے
کار تبلیغی کی خاطر سرفروشانِ حدیث

شرک و بدعت کے سفینے آگئے گرداب میں
بحر ہندستاں میں طوفاں خیز تھی شانِ حدیث

اس عروج منزلت میں اس نمایاں دور میں
اُٹھ کے تنظیم جماعت کو محبانِ حدیث

اپنی پامردی کے بل پر آگئے میدان میں
پھونکنے ہندوستان کے جسم میں جانِ حدیث

کی بنا آل انڈیا اہل حدیث کی اک موتمر
بن گئے روح رواں بزم اعیانِ حدیث

یہ منظم بزم مسلم یہ مکمل نظم حق
اک قدم بڑھتی تو بڑھتی تھی بہ فرمانِ حدیث

جس نے بنیادیں ہلا دیں جور و استبداد کی
وہ تھے قرآنی مسائل وہ تھے فرمانِ حدیث

آہ وہ توحید سامانی کا جذبہ کیا ہوا
چھین کرلے جا رہے ہیں دشمن جانانِ حدیث

* حضرت مولانا نذیر حسین رحمہ اللہ المعروف میاں صاحب۔

منت رفتہ محو ہیں دل سے عمل کی کوششیں
نام باقی ہے ہمارا کام کچھ باقی نہیں
ہم رواجوں کے ہیں بندے ہم ہیں رسموں کے غلام
ہم موحد ہیں ہمارا تو یہ فرض عین ہے
ہم کو رونا ہے تو اپنوں کا ہے غیروں کا نہیں
بدعتی بدعت میں مشرک شرک میں مخمور ہیں
کاہلی، مردہ دلی کا بے حسی کا ہیں شکار
چست ہیں دعووں میں ہم لیکن عمل میں سست ہیں

ہلکے ہلکے جسم سے کھینچنے لگی جانِ حدیث
دل سے اب گھٹنے لگی ہے عظمت و شانِ حدیث
چھوٹتا جاتا ہے اب ہاتھوں سے دامانِ حدیث
ہو ہماری شکل سرتاپا بہ فرمانِ حدیث
وہ تو ہیں ہٹ دھرمیوں سے دشمن جانِ حدیث
ہم رواجوں میں پھنسے ہو کر ثناخوانِ حدیث
بھول بیٹھے آج ہم سب عہد و پیمانِ حدیث
ہوگئے آزاد کیوں بن کر غلامانِ حدیث

تابکے غفلت شعاری تابکے یہ حالِ زار
سونے والو ہوشیار! اے سونے والو ہوشیار

رسمی حنفیوں کی بدگوئیاں

(مرقومہ خوشی محمد صاحب ساکن تارڑنواں ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین! اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مورخہ ۹/۲۸ موضع نائیوالہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں گرد و نواح کے آدمی بڑی دھوم دھام کے ساتھ شریک ہوئے۔ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ مولوی نور محمد مقیم حافظ آباد نے تقریر شروع کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ وہابی لوگ جو کہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ کفار سے بڑھ کر بے ایمان، دروغ اور افترا باندھنے والے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جناب سرور کائنات و فخر موجودات کو بشر کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں مذکور ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ جس کی تفسیر میں علامہ ابن جوزی و ابن حجر و امام ابن تیمیہ و تفسیر کبیر و عباسی و جلالین وغیرہ یہ لکھتے ہیں کہ حضور سرور کائنات اور اللہ تعالیٰ کا نور ایک ہی ہے۔ ذات اوصاف میں کوئی فرق نہیں جس کا ثبوت یہ ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ اس آیت کے زیر عنوان تمام مفسر و محدث اپنے اپنے اقوال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے

چنانچہ مذکورہ بالا عبارت کے متعلق مولوی صاحب نے ایک شعر بھی فرمایا ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

نعوذ باللہ من ذالک۔ علمائے اہل حدیث کے لئے وہ وہ الفاظ تجویز کئے گئے کہ اللہ پناہ دے۔ میرے بھائیو! اس سے زیادہ کوئی اور بھی گمراہ ہے جو اہل اسلام کو کافر بے ایمان، دروغ گو وغیرہ کہے الغرض پبلک میں کوئی آدمی ایسا نہ تھا جو اس بدگو کو روکتا۔ آخر کار مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن کوٹ نواں متصل قصبہ نائیوالہ نے چودھری غلام محمد کو کہا کہ ایسے لغو کلمات کہنے مسجد میں ناجائز ہیں۔ اس سرگوشی سے مولوی نور محمد صاحب بڑے جوش سے بولے ہماری تقریر میں خلجان مت ڈالو۔ اگر کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم نے کہا کہ قرآن مجید سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ

فرما دے تحقیق میں بندہ ہوں مثل تمہارے فرق یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

چونکہ عبدیت کے آخری مقام اور انسانیت کے مرتبہ تعویض پر صرف آپ ہی نظر آتے ہیں اور کوئی اس میں شریک نہیں اس لئے عبد کا لقب بغیر کسی اضافت اور نسبت کے آپ کے لئے ہی موزوں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ الخ

کیا پاک ہے وہ خدا جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اقصیٰ تک سیر کرائی۔

نیز اسی سیر کی انتہائی معراج پر پہنچ کر جب کسی بغیر واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا عز و شرف حاصل ہوا تو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا:۔ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى۔

پھر وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی جو دیکھا تھا دہی بیان کیا رسول نے دل سے جھوٹ کچھ نہیں کہا۔

اور آپ کی بعثت عامہ اور نبوت کاملہ کے شرف کا ذکر کرنا مقصود تھا تو بھی عبد کے لقب سے ذکر فرمایا۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔

بڑی بابرکت وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ تمام جہان کے لئے ہوڈرانے والا۔

قرآن کریم کے حیرت انگیز اعجاز کا ذکر فرمایا تو بھی عبد کے لقب سے ارشاد فرمایا۔

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا الخ

اگر تم کو اس قرآن کریم کی صداقت میں کچھ شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا الخ

چاروں طرف سے دشمنوں کے ہجوم نے گھیرا تھا ہے اور رسول پاکؐ کی حفاظت کا اعلان جب منظور ہوا تو بھی عبد کے لقب سے یاد فرمایا:۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔

کیا اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں:۔

نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی روح کو جو وہ محمد صلی اللہ علیہ

اثبات التوحید۔ اہلحدیث کی ایک کتاب کا مضمون ... (۱۱۰) ... قیمت ... امرتسر

سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہو اور نہ یہ سنا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کی زندگی کے سوائے دوسرے کی قسم کھائی ہو۔ (ترمذی)

جب اور کچھ بن نہ آئی تو مولوی نور محمد نے فرمایا کہ یہ آیات قرآنی کوئی ضروری نہیں بلکہ غیر ضروری ہیں۔ وہابی وہابی ہے پکڑو پکڑو مارو مارو۔

مگر کچھ دور اندیش آدمیوں نے اس جلتی آگ پر پانی ڈالا۔ خدا ہدایت دے۔

اہلحدیث آئندہ کو ایسی بحث میں ہمارے مبلغین زیادہ تکلیف نہ کیا کریں۔ بلکہ مخاطبوں سے صرف التحیات کے کلمات پڑھنے کی درخواست کیا کریں اور پوچھا کریں۔ اس میں جو

اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ

ہے۔ کیا آج کل بھی آپ اس کو پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہیں کیا کبھی عبد اور مالک ایک ہو سکتے ہیں۔ ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

تفصیل رسالہ "شمع توحید" و "نور توحید" میں درج ہے۔

کے سامنے وید ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔

(۲) شودر اگر محنت و مشقت سے روپیہ جمع کرے تو راجہ زبردستی چھین لے۔

(۳) شودر کو حکم ہے کہ اپنا نام ایسا بُرا رکھے کہ اس میں ذلت پائی جائے۔

(۴) شودر کو اتنا اچھوت قوم قرار دیا گیا ہے جو انسانیت سے بعید ہے کہ ذرا بھی خودداری رکھتے ہوئے انسان اسکو ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرسکتا۔ سوامی دیانند نے اپنی کتاب 'ستیارتھ پرکاش' میں حکم دیا ہے کہ شودر آریوں کا آٹا گوندھتے وقت منہ پر کپڑا باندھ لیں تاکہ منہ کی ہوا آٹے کے اندر نہ گھس جائے۔

بلکہ موجودہ وقت میں اس کا اثر ابھی تک ویدک دھرمیوں میں اتنا پھیلا ہؤا ہے کہ آج بھی ویدک دھرم کے پابند لوگ اچھوتوں کو کنوئں پر چڑھ کر پانی بھرنے سے منع اور مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ وغیرہ۔

برخلاف اس کے اسلام میں کوئی ایسی تفریق نہیں جو مساوات کے خلاف ہو۔ کوئی غیر مسلم چاہے کسی مذہب یا کیسی ہی نیچی قوم سے ہو داخل اسلام ہو جائے تو مسلمان اس سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بھنگی مسلمان ہو کر مسجد میں اول وقت پہلی صف میں جمعہ کے روز بیٹھ جائے تو کیا مجال۔ کسی ریاست کا نواب صاحب اس کو وہاں سے اٹھا سکے۔ خواہ وہ مسجد اسی نواب صاحب کی بنائی ہوئی کیوں نہ ہو۔

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام میں مساوات پر کس قدر عمل ہوتا رہا ہے مثلاً

(۱) برامکہ آتش پرست تھے۔ اسلام لانے کے بعد اسی خاندان سے خلیفہ ہارون رشید نے وزیر اعظم بنایا

(۲) سلطنت بغداد و ہندوستان و مصر میں اہلسنت بادشاہوں کے وزیر اعظم اور صوبجاتی گورنر خاندان شیعہ سے بھی ہوتے رہے ہیں۔

(۳) مساجد قبرستانوں میں کبھی امیر و غریب کا فرق نہیں کیا گیا۔

(۴) امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں

اسلام اور مساوات

(مرقومہ محمد عبداللہ حبیب اللہ صاحب ساکن چپر کنڈا۔ ضلع مان بھوم)

دنیا میں مساوات ایک ایسی چیز ہے جس کو دنیا کا ہر مذہب و قوم چاہتی ہے۔ لیکن جو مساوات اسلام میں بتائی گئی ہے ویسی دنیا میں اور مذاہب پیش کرنے سے آج تک عاجز ہیں۔ مساوات کے معنے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ جاہل بمقابلہ عالم کے یا ایک غدار بے وفا بمقابلہ ایک وفادار کے یا ایک بدبخت بمقابلہ پرہیزگار نیک بخت عابد کے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

ایسا کرنا تو حقوق انسانیت اور اخلاق حسنہ کو بدنام اور تباہ و برباد بلکہ انسانی نقطہ نگاہ سے انصاف کا خون کرنا ہے۔ ہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسان کو شرعاً اور قانوناً و اخلاقاً تمام حقوق و مراتب یکساں حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی قانون کے اندر اندر حاصل ہوتے ہیں۔

پہلے ان مذاہب کی مساوات جو اپنے آپ کو ممتاز سمجھتے ہیں پیش کرتا ہوں جو ایک ہی ملک کے یورپین باشندے سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) برطانیہ کے شاہی جھنڈے میں انگلینڈ، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ لیکن کسی آئرش (آئرلینڈ کے باشندہ) کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) ہونے کا موقع آج تک نہیں دیا گیا۔

(۲) انگلستان کے اندر لحاظ مذہب (پروٹسٹنٹ[1] اور کیتھولک[2]) زیادہ آباد ہیں۔ مگر کسی پروٹسٹنٹ کو پرائم منسٹر (وزیر اعظم) آج تک نہیں بنایا گیا۔

(۳) ہندوستان کے کسی گورنر پر کسی قسم کا کوئی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ کنگ امپرر (راجہ بادشاہ) کے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص قوانین ہیں۔ جو قوانین عدالت سے بالکل جدا و علیحدہ ہیں۔

پھر حقوق کے اندر بھی تفاوت اس قدر ہے جو ایک ہی مذہب کے ماننے والوں میں نمایاں ہے۔ مثلاً دیسی عیسائیوں کے گرجا گھر میں یورپین عیسائی نہیں جا سکتے اور دیسی عیسائیوں کے قبرستان میں یورپین عیسائی نہیں دفنائے جا سکتے۔ ان کا گرجا جدا، ان کا قبرستان الگ وغیرہ ایسی مثالیں اور بہت پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب چند مثالیں ہندو دھرم کی کتابوں سے درج کی جاتی ہیں ہندو ویدک دھرم کا مجموعہ احکام جو ویدوں سے بنایا گیا ہے۔ اس میں مساوات کا یہ حال ہے کہ شودر (نیچی ذات چوہڑے چمار لوہار پیشہ ور وغیرہ) کو بہت بُرا سمجھا گیا ہے چنانچہ (۱) برہمنوں کو حکم ہے کہ شودروں (نیچی ذات)

[1] توحید پرست ایک خدا کو مانتے ہیں۔
[2] مشرک یعنی مسیح کو خدا سمجھنے والے۔

ahmadimuslim.de

غلام کو ساتھ لے کر بازار میں گئے۔ غلام سے فرمایا کہ مجھے بھی کپڑے بنوانے ہیں اور تم کو بھی کپڑوں کی ضرورت ہے۔ تم بزاز کی دوکان سے میرے لئے اور اپنے لئے کپڑا پسند کرو۔ غلام نے کچھ قیمتی کپڑے امیرالمومنین کے لئے پسند کئے اور کچھ سستے کپڑے اپنے لئے۔ جب درزی کو دینے لگے تو امیرالمومنین نے سستے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے لئے ہیں اور قیمتی غلام کے لئے۔ غلام نے عرض کی۔ حضور آپ آقا ہیں اور امیرالمومنین ہیں آپ کو قیمتی لباس چاہیئے۔ امیرالمومنین نے فرمایا۔ میں بوڑھا ہوں تم جوان ہو۔ تم کو اچھے لباس کی زیادہ ضرورت ہے۔

(۵) جنگ بدر میں فوج کی صف بندی ہو رہی تھی۔ ایک صحابی صف کے برابر نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتلی چھیڑی سے جو حضور کے ہاتھ میں تھی اس کے پہلو میں ذرہ چوکا دیا کہ برابر صف ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو اس سے ایذا ہوئی۔ میں تو حضور سے بدلہ لونگا۔ فرمایا میں موجود ہوں۔ وہ صحابی بولا کہ میرے بدن پر کپڑا نہ تھا۔ حضور بھی کُرتہ اٹھا لیں۔ حضور نے کرتہ اٹھا لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر حضور کے جسم مبارک کو چوم لیا۔ صحابی نے عرض کیا کہ میرا مدعا اس گستاخی سے یہ تھا کہ دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اس شرف نبویت کو حاصل کرتا جاؤں۔

(۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک بار انہوں نے غلام سے جھگڑتے ہوئے غصہ میں کہہ دیا "او حبشن کے بچے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس بس اے ابوذر کسی سفید چمڑے والے فرزند کو کسی سیاہ چمڑے والے بچے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت تو عمل پر ہے۔

(۷) ایک دوسرے موقع کا ذکر ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے غلام کو مارا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ فرمایا ابوذر جو قدرت تجھے اس غلام پر ہے اس سے زیادہ قدرت اللہ تعالیٰ کو تجھ پر حاصل ہے۔ ابوذر زمین پر گر پڑے۔

(۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سفر شام کا واقعہ تو مشہور ہے کہ اونٹ پر غلام اور خلیفہ عمر فاروق باری باری سوار ہوتے تھے۔ اتفاقاً پچھلی نشست پر آخری منزل پر اسلامی کیمپ میں داخل ہونے کے وقت غلام کی باری تھی اور تمام فوج معہ سپہ سالار اپنے خلیفہ کے خیر مقدم کے لئے کھڑی تھی اور مختلف اقوام کے لوگ بھی خلیفہ کا تزک و احتشام دیکھنے کو جوق در جوق جمع ہو گئے تھے۔ اس وقت ان تماشائیوں نے دیکھا کہ ایک اونٹ نظر آیا اور سب افسر اسی طرف کو آگے بڑھے۔ ایک اونٹ اور افسروں کا اسکے خیر مقدم میں آگے بڑھنا غیر مسلم تماشائیوں کے لئے نہایت تعجب خیز تھا۔ اسمیں سے ایک نے ایک مسلمان غازی سے دریافت کیا کہ آپ کا خلیفہ یہی ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ غازی نے نہایت متانت سے جواب دیا نہیں۔ ہمارا خلیفہ امیرالمومنین وہ ہے جو اس اونٹ کی مہار پکڑے پا پیادہ آ رہا ہے سوار تو ان کا غلام ہے۔

(۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ دوستانہ سلسلہ کلام جاری تھا کہ ایک یہودی آیا اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر دعویٰ کرنے آیا ہوں۔ امیرالمومنین نے فرمایا ابوالحسن رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے ہو کر جواب دہی کرو۔ یہ سُن کر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اٹھے۔ دیکھا گیا کہ اس وقت ان کے چہرہ پر بل تھا۔ دعویٰ سنا گیا۔ فیصلہ کر دیا گیا۔ مدعی (یہودی) جھوٹا ثابت ہوا وہ چلا گیا۔ تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ضرور پوچھو۔ کیا جب آپ کو سامنے کھڑے ہونے کو کہا گیا تھا اُس وقت آپ چیں بجبیں کیوں ہوئے تھے کیا عدالت میں یہودی کے برابر کھڑا ہونے کو بُرا سمجھا تھا۔ فرمایا نہیں نہیں۔ یہ بات نہیں۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ابوالحسن کہہ کر کھڑا ہونے کو کہا تھا۔ کنیت سے پکارنا نشان عزت ہے۔ میرا خیال ادھر گیا کہ مبادا یہودی یہ نہ سمجھے کہ عدالت کو مدعا علیہ کا خاص لحاظ ہے اور اسی لئے مدعی کے مقابلہ میں اسے بالفاظ عزت مخاطب کیا گیا۔ اگر وہ ایسا سمجھ لیتا تو ہماری عدالت پر دھبہ آتا۔

(۱۰) حضرت عمر فاروق تو بلند ترین طبقہ کے ہیں۔ جب اسلامی لشکر نے اسکندریہ فتح کیا تو مفتوح رعایا نے استغاثہ کیا کہ ان کے ایک بُت کی آنکھ کسی مسلمان نے توڑ دی ہے۔ فوجی افسر نے کہا کہ اگر تم یہ ثابت کر دو کہ میری فوج کے کسی شخص کا فعل قیام امن کے بعد اور دیدہ و دانستہ تھا تو میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ تم بھی میری آنکھ پھوڑ دو۔ یہ فیصلہ عادلانہ سُن کر سب لوگ امن کے ساتھ واپس چلے گئے۔

تلك عشرة كاملة

پس ان واقعات کے بعد میرا حق ہے کہ میں بآواز بلند پکاروں اور دنیا کو بتا دوں کہ اسلام ہی مساوات کا بانی مبانی ہے۔ فقط والسلام!

الفاروق از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، سپاہیانہ زندگی۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، عدل، انصاف، اخوت، مساوات کے سبق آموز حالات۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف عہ۔

الہارون خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج کئے ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶۔

الغفاری حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب حالات۔ ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مؤثر انداز میں درج ہے۔ قیمت عمر

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری درج ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ:۔

مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۲۴} دو گروہوں کے درمیان اس بات کا اختلاف واقع ہو گیا ہے۔ ایک فریق کہتا ہے کہ میت کو گھر سے قبرستان لے جانے میں سر آگے رکھ کر لے جانا چاہئے۔ لہٰذا کیا حکم ہے۔ (محمد کریم بخش از مظفرپور)

ج ۲۴} اس کے متعلق کوئی خاص تصریح عہد نبوت یا تعامل صحابہؓ کی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ بظاہر تعامل یہی ہے کہ جدھر جا رہے ہوں سر ادھر کو ہوتا ہے۔ ایسی باتوں میں کریدکرنا تقشر کا درجہ ہے جو ممنوع ہے۔

س ۲۵} میت کو کس طرف سے قبر میں داخل کرنا چاہئے۔ آیا سر کو پائنتی سے لانا چاہئے یا پیر کو سرہانے سے۔ (سائل مذکور)

ج ۲۵} میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کرنا مسنون ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ عبداللہ بن زیدؓ نے حارث رضہ کا جنازہ پڑھا کر اس کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا۔ وقال ھذا من السنۃ اور کہا یہ سنت ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۶} میرا ایک لڑکا حج کے لئے جانا چاہتا ہے۔ جس پر شرعاً حج فرض ہو چکا ہے۔ اسے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور صحت کی حالت بھی اچھی نہیں۔ خاصکر ذیابیطس والوں کے لئے سفر میں بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو اسی سال حج بدل کے لئے بھیجدوں۔ کیا میرے لڑکے کی طرف سے کسی دوسرے شخص کو حج بدل کے لئے شرعاً بھیج سکتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ حج بدل میرے لڑکے کے لئے کامل ثواب کا باعث ہوگا یا نہیں؟

(حکمی خدا بخش از پنجوت)

ج ۲۶} معذور اپنی طرف سے حج بدل کسی اور شخص سے کرا سکتا ہے۔ مگر حج بدل کو جانے والا اپنا حج فریضہ ادا کر چکا ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۷} ایک آدمی کے پاس کچھ اراضی تھی جس پر وہ بڑی کفایت شعاری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس نے کوئی قرض وغیرہ دینا تھا۔ اچانک اس کے ایک نزدیکی رشتہ دار نے اپنی زمین دس گھماؤں دو ہزار روپیہ کو کسی اور کے ہاں فروخت کر دی۔ اب اس آدمی نے اپنا حق خیال کرتے ہوئے دوسرے آگے ان کے پاس زمین تھوڑی تھی۔ اس لئے اُس نے مجبوراً قرضہ اٹھا کر اس فروخت شدہ زمین کو جو اسکے رشتہ دار نے فروخت کر دی تھی بذریعہ عدالت دو ہزار روپیہ دیکر فروخت شدہ زمین کو اپنے حق میں لے لیا۔ اس واقعہ کو عرصہ ۵ سال گزر گئے ہیں۔ مذکورہ آدمی اپنی پہلی زمین کی آمدنی اور اس نئی خرید شدہ اراضی کی آمدنی ملا کر اپنے ساہوکار کو اپنے قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ مذکور آدمی جو رقم اپنے ساہوکار کو قرضہ میں ادا کرتا ہے۔ کیا وہ پہلے اُس رقم کی زکوٰۃ دیکر اپنے ساہوکار کو دے یا ایسے ہی دے۔ یعنی جو روپیہ اپنے قرضہ والی جگہ ادا کرتا ہے۔ کیا اس رقم پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔ مثلاً اب ایک سو روپیہ آمدنی وصول ہے۔ ساہوکار کو دینے سے پہلے اس رقم پر زکوٰۃ فرض حق ہے یا نہیں؟

(عبدالکریم از شاہدرہ)

ج ۲۷} شخص مذکور مقروض ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ زکوٰۃ اس وقت فرض ہوگی جب اس کے پاس اپنا روپیہ بقدر نصاب جمع ہو۔ اللہ اعلم

س ۲۸} ایک آدمی باوجود بڑی مسجد کے محلہ کی چھوٹی مسجد میں اعتکاف بیٹھتا ہے اور نماز مغرب کے بعد حقہ نوشی بھی کرتا ہے۔ دیگر جو امام بڑی مسجد میں مقرر ہے وہ بھی اہل حدیث ہے اور یہ اعتکاف والا آدمی بھی اسی عقائد کا آدمی ہے۔ خطیب قرآن اور حدیث کے مطابق وعظ کرتا ہے۔ پھر یہ اعتکاف بیٹھنے والا کبھی بڑی مسجد گاؤں کی چھوڑ کر دوسرے گاؤں میں جو کہ قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ہے نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ کیا ایسے آدمی کا اعتکاف درست رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۸} جمہور علماء کے نزدیک اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے۔ اس لئے شخص مذکور کا اعتکاف صحیح ہے۔ البتہ جو حقہ نوشی کرتا ہے یہ ممنوع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مفتر اشیاء سے منع فرمایا ہے۔ نیز حدیث شریف میں ضروری حاجت کے سوا جائے اعتکاف سے نکلنا منع آیا ہے۔ اور اس غرض فاسد (حقہ نوشی) کے لئے باہر آنا اعتکاف کے لئے خارج ضرور ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۹} گاؤں میں جامع مسجد اہل حدیث ہے۔ خطیب بھی اہل حدیث ہے۔ شرعی طور پر اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور نہ ہی شرعی طور پر کسی قسم کا کوئی خطیب پر اعتراض ہے۔ پھر گاؤں کا میاں صاحب دوسرے گاؤں میں جا کر نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ اسکو دیکھ کر اور لوگ بھی ساتھ چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مذکور میاں صاحب اور خطیب دونوں اہل حدیث ہیں۔ کیا یہ اختلاف کی صورت نہیں ہے۔ کیا یہ خدا اور رسول کی مرضی کے خلاف نہیں ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۹} جمعہ پڑھنے کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا منع نہیں۔ نیت بخیر ہو تو مزید ثواب کا باعث ہے۔ اس لئے شخص مذکور اگر نیک نیتی سے دوسرے مقام پر جا کر جمعہ پڑھتا ہے اور بغرض اختلاف ایسا نہیں کرتا تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

(نوٹ:۔ فتوے اسی قدر تھے)

فتاویٰ نذیریہ

نصف قیمت

(مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ)

یہ دو ضخیم جلدوں کی ایک کتاب ہے۔ اس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید و حدیث شریف کے مطابق دیا گیا ہے۔ اور ہر مسئلے کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ اصل قیمت ۱۰؍ روپے ہے مگر رعایتی ۵؍ ہے۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر ۳۸ء میں ختم تھی۔ حسب دستور سابق تو اطلاع دی گئی تھی۔ مگر ان حضرات کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہ ہوئی نہ ہی مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع آئی اس لئے سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی عدم موجودگی یا کسی اور باعث سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار جلد ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۹۱۵ - ۲۱۰۱ - ۲۱۶۸ -
۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۸۶۷۵ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۲۸۶ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۳۸۷ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۷۱۱ -
۱۰۷۳۳ - ۱۰۸۹۶ - ۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۴۷ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۴۵ - ۱۱۶۹۸ -
۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۱۱۰ - ۱۲۱۱۸ -
۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۶۹ - ۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ -
۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۷ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۳۰۲ - ۱۲۳۰۹ - ۱۲۳۳۲ - ۱۲۳۷۲ -

تلاش گم شدہ حافظ غلام قادر ولد میاں مولا بخش قوم ترکھان ساکن چک ۳۴۶ گ۔ ب ڈاک خانہ چک ۳۹۶ گ۔ ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور جو موضع اوڈاں والی ضلع لائلپور میں پڑھتا تھا۔ چند ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت بیمار ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کو دیکھ پائیں تو مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود اس اطلاع کو پڑھ لے تو خود ہی گھر چلا آئے۔

(راقم:۔ مستری علی محمد ساکن چک مذکور)

انجمن حمایت اسلام لاہور کی گولڈن جوبلی تبلیغ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۳۸ء منعقد ہو رہی ہے جسکی صدارت عالی جناب امیر الامراء نواب محمد امیر احمد خان صاحب خان بہادر بالقابہ والئی ریاست محمود آباد نے قبول فرمائی ہے۔ صاحب ممدوح ۲۲۔ دسمبر کو لاہور میں تشریف فرما ہونگے۔ ۲۴۔ دسمبر کو آنریبل وزیر اعظم صاحب پنجاب مع دیگر وزراء صاحبان جلسہ میں شرکت فرمائینگے ان کے علاوہ ہندوستان بھر سے رؤسا، شعراء، ادباء علماء اور فضلاء بھی جلسہ میں رونق افروز ہونگے۔

ہر ایک مسلمان بھائی سے توقع ہے کہ جوبلی کے جلسہ اجلاسوں میں شامل ہو کر قومی وقار کو قائم رکھیگا اور انجمن کی مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوگا۔

(حاجی) میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری)

درخواست اخبار حضرات! میں ایک مفلس آدمی ہوں۔ اور اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ اخبار اہلحدیث کی سالانہ قیمت ادا کر سکوں۔ آپ مہربانی فرما کر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں۔ عنداللہ ماجور ہونگے۔ (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات پنجاب)

ضرورت ملازمت صاحبان گذارش ہے کہ میں نے صحاح ستہ اور صرف نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھی ہوئی ہے اور وعظ بھی اچھی طرح سے کر سکتا ہوں۔ اگر کسی مسجد کے لئے امامت کی ضرورت ہو تو بندہ کو اطلاع دیں (مولوی محمد علی موضع کالرہ رہوالہ ضلع گجرات۔ پنجاب)

انتباہ ایک صاحب مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی کا تصدیقی خط دکھا کر اپنے مکان کے بہانے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ مولانا کا بیان ہے کہ انہوں نے کسی کو کوئی تصدیقی خط نہیں دیا ہے۔ یقیناً وہ خط جعلی ہے۔ ناظرین اس خط کا ہرگز اعتبار نہ کریں۔

قاری احمد سعید۔ مدن پورہ۔ بنارس
(یکم اکتوبر ۳۸ء)

یاد رفتگاں میرے والد حاجی عبد السبحان صاحب ۲۔ شوال کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ (راقم عبد السلام برادر مولوی محمد یوسف مؤلف حقیقۃ الفقہ از جے پور)

(۲) عزیز محمد اسماعیل کی زوجہ جو موحدہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ ۲۵۔ رمضان کو انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مولوی محمد ابراہیم ناظم دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

جلسہ انجمن اتحاد طلباء بنگال حسب تجویز مجلس عاملہ انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام صوبہ دہلی کا ایک خصوصی جلسہ بتاریخ ۹۔ شوال بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح مسجد فتحپوری کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے شرکت فرمائی جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ دو سپاسنامے پیش کئے گئے۔ ایک بنگلہ زبان میں تھا اور دوسرا اردو زبان میں۔ دونوں کا ماحصل یہ تھا کہ وزیر اعظم بنگال عربی طلباء کے لئے ایک عالی شان دار العلوم گورنمنٹ کے خرچ سے بنگال میں جاری کرائیں اور اس میں ایسا نصاب رکھا جائے جس میں علوم قدیم کے ساتھ مغربی فنون کی بھی آمیزش ہو تاکہ طلبائے عربیہ بنگال و آسام بیرون بنگال کے مدارس سے بے نیاز ہو جائیں۔ ان سپاسناموں کی مولانا سجاد صاحب نے مزید تشریحی الفاظ کے ساتھ تائید کی۔ پھر آنریبل وزیر اعظم صاحب نے کھڑے ہو کر اپنے مخصوص انداز میں توقع دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے مدارس عربیہ کے لئے ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ منظور کرا لیا ہے۔ اس قسم کے دار العلوم کے متعلق میرا پہلے سے خیال تھا۔ اب انشاء اللہ مزید ایک لاکھ روپیہ منظور کرانے کی کوشش کرونگا۔ آپ حضرات بھی اپنے مفید مشوروں سے میرے ساتھ اشتراک عمل کریں اور اس قسم کے زریں جملوں کے ساتھ موصوف نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور پھر موصوف نے معزز مہمانوں کے ساتھ ٹی پارٹی میں شرکت فرمائی۔ حاضرین جلسہ میں سے خواجہ حسن نظامی صاحب، مولانا احمد اللہ صاحب۔ پروفیسر سعید احمد صاحب ایم۔ اے۔ فاضل دیوبند۔ مولانا فخر الحسن صاحب اور مولانا حکیم عبد الرحمن صاحب کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اراکین انجمن مذکور میاں عبد الغنی صاحب سکرٹری پراونشل مسلم لیگ دہلی کے بہت مشکور ہیں جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(محمد عبد الخالق سکرٹری انجمن اتحاد طلباء بنگال و آسام دہلی)

ملکی مطلع

جرمنی اور اس کے حریف

آج کل اخبارات میں اس بات کا بڑا چرچہ ہے کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) فارسی کے اس مقبول مقولے یک راگیر دوم را دعویٰ دار (ایک کو لیکر دوسرے کا تقاضہ کر) پر سرگرمی سے عمل پیرا ہے۔

چیکوسلواکیہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوئی وہ تو اب ایک بھولی بسری بات ہو گئی ہے۔ آجکل حالت یہ ہے کہ ہٹلر نے اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات دوبارہ حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر چکا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی بعض تقریروں میں اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

اس صورت حال کو ملحوظ رکھ کر برطانیہ اور فرانس بڑی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ پیرس (فرانس) میں جا کر وزیر اعظم فرانس سے نوآبادیات وغیرہ کے معاملات پر سرگوشی کر کے آئے ہیں۔ جس کا اظہار متفقہ طور پر صاف الفاظ میں نہیں کیا گیا حالانکہ دونوں ممالک کے باشندے اس گفتگو کا نتیجہ سننے کے لئے بے چین تھے۔ ہاں دونو وزیر اعظموں نے اپنی اپنی رعایا کو تسکین دینے کے لئے مبہم الفاظ میں کچھ کہا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے الفاظ یہ ہیں :۔

"اگر ان دونو حکومتوں (برطانیہ اور فرانس) میں کسی طرح اختلاف ہو گیا تو پھر دونو کی خیر نہیں۔ اختلاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں کسی طاقت کی دست برد کا شکار ہو جائینگے۔ لیکن اگر یہ دونوں متحد ہیں تو پھر امن و سکون کو محفوظ رکھنے کا کام بڑی آسانی سے ہو سکیگا" (مدینہ یکم دسمبر)

ناظرین کرام! ہمارے خیال میں یہ پریشانی صرف نوآبادیات کی واپسی کے متعلق نہیں ہے کیونکہ ان کو واپس لیکر ہٹلر کا پہلا مطالبہ یہ ہوگا کہ ان کے محاصل مع سود مجھے دیئے جائیں۔ (خدانخواستہ) جب اس کا یہ مطالبہ پورا ہو جائیگا تو ایک اور قدم اٹھائیگا اور کہیگا کہ گذشتہ جنگ میں میرے جو جہاز تباہ ہوئے اور مالی و جانی جو نقصان ہؤا ہے مجھے ان کا معاوضہ بھی مع سود ادا کیا جائے۔

اس کے یہ سب مطالبات اگر مان لئے جائیں تو اس کے نتیجہ میں جو زبردست طاقت اسکو حاصل ہو جائیگی اور اس طاقت کے بل بوتے پر جو کچھ وہ کر سکیگا۔ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ ہم تو اس کے تصور ہی سے کانپ اٹھتے ہیں۔

گو اس وقت یورپ کا سیاسی مطلع بظاہر بالکل صاف نظر آتا ہے۔ مگر خطرہ ہے کہ عنقریب آیت کریمہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ[۵] اپنا اثر دکھائیگی۔ اور اس وقت جو حالت ہوگی اس کا نقشہ اس مصرع کے مضمون میں ملاحظہ کیجئے۔ ع

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

زیادہ واضح الفاظ میں یوں سمجھئے کہ آئندہ زمانے میں فساد عظیم کا خطرہ ہے۔ خدانخواستہ اگر ہٹلر نوآبادیات کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اسکے بعد جو جنگ لڑی جائیگی وہ گذشتہ جنگ سے کئی وجوہ سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اس کے بعد دنیا کا جغرافیہ کیا ہوگا۔ یہ بتانا کسی انسان کا کام نہیں۔ حدیثوں میں جس ملحمہ عظیمہ کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ آئندہ جنگ ہی پر صادق آئے +

یورپ کی ہوا کا اثر
کل بنی نوع انسان پر

اسلام کا متدین طبقہ اس امر کا شاکی ہے کہ عام مسلمان (خصوصاً نوجوان طبقہ) اسلام سے نہ صرف غفلت برتتے ہیں بلکہ احکام شرعیہ پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ یہ شکایت درحقیقت صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ دنیا کے کل مذاہب یورپ کی مسموم فضا سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آریہ سماج مذہبی شکل میں ایک نئی جماعت ہے جسکے پہلے طبقے کے چند بزرگ ابھی زندہ ہیں۔ لیکن عام طور پر آج کل دوسرا طبقہ پایا جاتا ہے۔ اس طبقے کی نوجوان اولاد کا شمار تیسرے طبقے میں ہوتا ہے۔

چاہئے تھا کہ آریہ جماعت اپنی مذہبی رسوم کی پوری پابند ہوتی مگر نہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی اپنے دھرم (مذہب) کی پابندی سے بہت غافل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت میں ایک بزرگ مہتہ جی مصنف ہو گزرے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "آریہ سماج کی پچیس سالہ تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ آریہ سماجیوں کا مذہبی پہلو تاریک ہے۔

اس اظہار رائے کے بعد ان کی تاریکی (غفلت) میں اور زیادہ ترقی ہو گئی۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکشاف آریہ اخبار "پرتاپ" لاہور نے خوب کیا ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

"جہاں پہلے آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگوں میں اس قدر حاضری ہؤا کرتی تھی کہ بیٹھنے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ وہاں آج کل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں بھی پنڈال خالی پڑے رہتے ہیں اور اگر کسی قدر حاضری نظر آتی ہے تو وہ بڈھے مردوں یا استریوں کی ہوتی ہے۔ بوڑھے آدمی یا تو اس لئے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں کی رونق بڑھانے کے لئے آتے ہیں کہ وہ عملی زندگی سے ریٹائر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس لئے انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یا اس لئے کہ شروع سے ہی آریہ سماج کا سرگرم کارکن رہنے کی وجہ سے ان کے سنسکار ایسے ہو چکے ہیں کہ دھرم اور دھارمک کاموں کی طرف ان کی دلچسپی زیادہ ہے۔ اور استریاں زیادہ تر اس واسطے سالانہ جلسوں میں آتی ہیں کہ وہ چند سُریلے بھجن سُن لینگی اور

[۵] ایسی روز ایک فریق دوسرے میں گھس جائیگا اور گھمسان کی لڑائی ہوگی۔

ahmadimuslim.de

ایک دو سہیلیوں سے مل لیں گی۔ مگر اب شہروں میں گھر گھر ریڈیو ہو جانے اور سینماؤں اور تھیٹروں کی بہتات کی وجہ سے ان کے شوق موسیقی کی تکمیل کا سامان اب گھر پر ہی ہونے لگا ہے۔ مگر دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جہاں تفریح طبع کے سامان موجود نہیں۔ دیویاں زیادہ تر تفریح طبع کی خاطر ہی آریہ سماج کے ست سنگوں اور سالانہ جلسوں میں شامل ہوتی ہیں۔ جہاں تک نوجوان عنصر کا تعلق ہے وہ ان جلسوں سے زیادہ تر مفقود نظر آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن مقامات پر آریہ سکول، کالج یا پاٹھ شالائیں ہیں۔ وہاں ودیارتھی اور بالکائیں بھی آریہ سماجوں کے جلسوں میں آجاتی ہیں۔ لیکن کیا کوئی آریہ پرش یا استری سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ بالک اور بالکائیں یا ودیالوں کے ودیارتھی اور کالج سٹوڈنٹ دلی اتساہ سے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ برعکس اسکے یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ بچارے ڈنڈے کے زور سے جلسوں میں شریک کئے جاتے ہیں۔

کارن کیا ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ بات کیوں ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ یہ تو کہا نہیں جاسکتا کہ دھارمک شکھشا کے ابھاؤ کے کارن ہی سارے نوجوانوں کی روچی دھرم کے کاموں کی طرف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بے شمار آریہ سکول، کالج پاٹھ شالائیں اور گوروکل اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ آریہ سنتان کو کافی دھارمک شکھشا مل رہی ہے۔ ان سکولوں، ودیالوں اور کالجوں میں دھرم شکھشا کے لئے خاص پریڈ رکھے جاتے ہیں۔ خاص نصاب مقرر ہے۔ تقریباً تمام بڑے بڑے آریہ کالجوں میں مندر ہیں۔ جہاں غالباً سندھیا کے وقت کی غیر حاضری کے لئے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بھی آریہ نوجوانوں کی روچی دھرم کی طرف نہیں ہوتی۔ وہ کالج کے ایام میں ہی اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو سندھیا کے پریڈ سے بھاگ جائیں۔ چہ جائیکہ کالج سے نکلنے کے بعد دھرم کے کاموں کے لئے اتساہ اور سرگرمی کا اظہار کریں گے۔ اب اس صورت حالات کا کارن کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے کارن ہوں مگر میرے خیال میں بڑے کارن صرف دو ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک تو بزرگوں کے عملی جیون میں دھرم کے کاموں کی طرف کم توجہی اور دوسرے نوجوانوں کے سامنے کوئی خاص پروگرام نہ ہونا۔ جہاں تک پہلے کارن کا تعلق ہے۔ وہ تو ہر ایک آریہ پرش و استری کو معلوم ہے۔ کہ ان کے گھر میں ہفتے میں ہی نہیں۔ بلکہ سال میں کتنی بار ہون ہوتا ہے۔ کس قدر باقاعدگی سے وہ خود سندھیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے بچوں اور نوجوان لڑکے لڑکیوں سے بھی یہ توقع رکھ سکیں کہ وہ خود سندھیا اور دیگر نت کرم کریں گے۔ جب تک ان کا اپنا جیون بچوں کے سامنے ایک آدرش جیون نہ ہوگا۔ اس وقت تک بچے بھی دڑھ ویدک دھرمی یا سرگرم آریہ سماجی نہیں بن سکتے۔"

(پرتاپ لاہور، ۲۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث مذہبی تنزل کی شکایت میں ہم اپنے ہمعصر اہل مذاہب کے ساتھ شریک ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ انسان کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے مذہب ہی ایک بہترین نسخہ ہے۔ اسکے برابر اور کوئی چیز نہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث

خدا کا شکر ہے کہ صوبہ بہار نے صوبہ اہل حدیث کانفرنس قائم کر لی۔ خدا کرے کہ بعد قیام کچھ کام بھی کرے جس طرح کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کام کر رہی ہے اور جس طرح کلکتہ کی جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث بالکل خاموش ہے کہ گویا ہے ہی نہیں۔ اس طرح نہ ہو۔ اس نوٹ کے لکھنے سے میری دو اغراض ہیں۔ پہلی غرض تو یہ ہے کہ صوبہ کانفرنس سے جو کام لیا جائے وہ محض توحید و سنت کی اشاعت ہو۔ تحریر و تقریر، مناظرہ و مقدمہ سے اور کھلے لفظوں میں۔ زمانہ سازی و مصلحت سے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ یہ دونوں ایسے موذی ہیں جو بجائے ترقی کے تباہ کر کے چھوڑتے ہیں۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ تو انشاء اللہ صوبہ بہار کی جماعت اہل حدیث دوبارہ زندگی پاکر ترقی کریگی اور اپنی تعداد بڑھالے گی۔ خدا دوسرے صوبوں کو بھی اس کی توفیق بخشے۔ میری دوسری غرض یہ ہے کہ ۴۔ نومبر کے اہلحدیث سے معلوم ہوا کہ بعد رمضان انجمن اہل حدیث آرہ اپنے صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کریگی مبارک ہو۔ کرے اور ضرور کرے۔ لیکن کیا میں جماعت اہل حدیث آرہ سے بڑے ادب سے عرض کر سکتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ شکراوہ (گوڑگانوہ پنجاب) پر آپ حضرات کی طرف سے آئندہ سال کے جلسہ کا اعلان ہوا تھا۔ کیا آپ حضرات نے اپنے وعدہ کے موافق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ کر دیا ہے نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ یہ تو آپ کہہ نہیں سکتے کہ جلسہ کرنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے کہ آپ نے چند ماہ گزرے کہ مدرسہ آرہ کا شاندار جلسہ کیا۔ اور اب صوبہ کی کانفرنس کا جلسہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگر ان جلسوں سے آپ کی غرض توحید و سنت کی اشاعت ہے تو آپ حضرات کو سب سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہئے۔ اور اگر کچھ اور غرض ہے اور فیہ ما فیہ ہے تو پھر بنارس والوں کی طرح خاموش ہو جائیے اس لئے کہ بنارس والوں نے بھی جلسہ کو ٹالا اور خاموش ہو گئے۔ انا للہ!

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث پر سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس کو بالکل بھول گئے۔ کبھی وہ زمانہ تھا کہ ایک وقت میں کئی جگہ سے دعوتیں آتی تھیں اور اب یہ زمانہ ہے کہ احساس ہی نہیں۔ اصحاب بنگال خاموش۔ اہلحدیثان بمبئی و گجرات چپ ہیں۔ صوبہ متوسط بھی خاموش۔ ہمارا صوبہ تو یو پی گیا گزرا ہو گیا۔ اپنی کانفرنس کا تو احساس ہی نہیں رہا۔ اور نہ اشاعت توحید و سنت کا خیال۔ الا ماشاء اللہ!

(ابو مسعود خان قمر بنارسی۔ چندوسی کالج۔ چندوسی۔ یو پی)

اہلحدیث فاضل مضمون نگار زمانے کی فضا سے واقف ہیں ان کو علم ہونا چاہئے کہ حدیث میں جو آیا ہے الدنیا والآخرۃ ضرتان ان رضیت احدھما سخطت الاخری۔

یہ حدیث آجکل اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ کانگرس میں سیاسی ہوا غالب ہے اسلئے مذہبی تحریکات کا دب جانا ضروری ہے۔ جد معصر

ےعلم حاصل کر نیوالے لڑکے لڑکیاں۔ شہ دلی شوق۔ ہے مذہبی تعلیم کی کمی کے باعث۔ شہ مذہبی مدرسے اور کالج۔ شہ اوقات۔ یہ عبادت۔ شہ اہتمام۔ ہے عملی زندگی۔
[illegible] ہوتے ہیں پھر اس میں خوشبوات جلاتے ہیں اور ساتھ ساتھ وید منتر پڑھتے جاتے ہیں)۔

[illegible]

مومیائی ۲ع

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو
تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد
عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶ع۔ آدھ پاؤ ۹ع۔ پاؤ بھر
۱۸ع۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ
ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دمرہ۔ "مجھ کو آپکی
مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپکو اس کا اجر
دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک
اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار
چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۰ ستمبر ۳۸ء)
جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔
"اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا
چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم ۲ چھٹانک
اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون
فرمائیں" (۲۳ ستمبر ۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پنجاب انڈسٹری میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان ۱ع

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان
کے ہر خط کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	۱۰ع	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۵ع
زاد المعاد ابن قیم سفید	۲ع	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۲ع ۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۲ع ۱۲	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۶ع
قیمت فی حصہ	۲ع	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۵ع

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی
رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔
منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

سرمہ نور العین ۱ع

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے
بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج
ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱ع
(منگوانے کا پتہ)
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

(۱۱۴)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱ع

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴۷)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین
چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا
ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات
قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار
عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۱ع۔
پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

ہندوستانی صندلی عطریات ۹ع

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ
مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا
بلا رنگ فی تولہ ۱ع۔ ۲ع۔ ۵ع۔ فی تولہ ۸ع۔ ۱۲ع۔ ۱۶ع۔
اور ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے
فہرست مفت طلب فرمائیے
پتہ:۔ فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر قنوج یوپی

طلائے اعظم ۱ع

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں
بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی
جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے
آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں
تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔
قیمت ۱ع۔ محصول ڈاک ۸
المشتہر:۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

خمیرہ بادام طوبیٰ (رجسٹرڈ)

کمزور جسم اور ناتوان بدن میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت و شادمانی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مرشد۔ طاقت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ و زکام۔ سر کے چکر دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ کمر درد۔ نسیان جریان کافور ہوتے ہیں۔

قیمت پاؤ پختہ تین روپے۔ آدھ سیر پانچ روپیہ آٹھ آنے ایک سیر دس روپے۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

لاہور ملنے کا پتہ :- منیجر دواخانہ پنجاب طبی بورڈ مل روڈ۔ کوٹھی ۲۸

اس کے علاوہ تمام آرڈر ذیل کے پتہ پر آنے چاہئیں :-

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرت سر (پنجاب)

شائقین و تجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مجدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ع۔ ۶/۔ للعہ/۔ روغن گیسو دراز فی شیشی ع/

نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج یوپی

مطبوعات الہلال (انجمن تبلیغ)

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ۱/۲ ۔ مجلد ۳/		۱۲۔ ایلاؤ تخییر	۴/
۲۔ کتاب الوسیلہ ۸/	۳/	۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱/
۳۔ اصحاب کہف	۱۲/	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴/
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶/	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸/
۵۔ اسلامی تصوف	۸/	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصل	۴/
۶۔ تفسیر المعوذتین	۸/	۱۷۔ الدین یسر	۴/
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۲/	۱۸۔ صبح سعادت دو حصہ کامل	۲/
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴/	۱۹۔ لائف آف پرافٹ	۴/
۹۔ لفتوحی شرک شکن	۶/	۲۰۔ ائمہ اسلام	۱۲/
۱۰۔ ولی اللہ	۵/	۲۱۔ خلاف الامہ	۵/
۱۱۔ نجد و حجاز	۸/	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہؒ	۹/

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں فی شیشی عہ/

(ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۸/۔ محصول ڈاک عہ/۔ نمونہ ۴/

پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

کتاب الاثمار

اس کتاب میں پھلوں کی تعریف، نگہداشت اور پرورش کا ذکر کیا ہے۔ قیمت ۱۲/۔ رعایتی ۸/۔ محصول ڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کامل دائی

دائی جنائی کے متعلق بہترین جامع کتاب ہے۔ ساتھ ہی تصاویر بھی ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

قیمت ۱۲/۔ رعایتی ۱۰/

طوفان حیات

از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ جھوٹے پیروں اور پرانی رسموں کے خلاف کتاب بطور ناول۔

قیمت عہ/۔ رعایتی ۸/

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اگر آپ دنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا مرقع اور آزادی وطن کا اولین سالار ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خرید نہیں سکتے ان کے لئے یہ بہترین ہفتہ وار اخبار ہے۔ جدید انتظام میں اس کی ترقی اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے۔ ایک دفعہ ضرور نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

(۱۱۸)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے تاریخی جواہر ریزے

رحمۃ للعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم و مغفور۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۲؍ ۔ جلد دوم سے ۱۲؍ جلد سوم سے ؁۔

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا بامحاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶؍

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی آنحضرت صلعم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلم بند ہیں۔ قیمت ۸؍

پیارے نبی کے پیارے حالات
مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ تصنیف قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے زبور۔ توریت۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ جلد منگوالیں ورنہ ختم ہو جانے کو ہے۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ہر سہ جلد ۱۲؍ (محصول ڈاک ...)

پیارے نبی کے پیارے اخلاق
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان۔ قیمت ۶؍

شمائل ترمذی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍

صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عباد اللہ صاحب اختر قیمت ۱؍ ۔ ایضاً خورد ۴؍

الفاروق از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴؍

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری۔ آپ کے عہد کے حالات درج کئے ہیں۔ قیمت ۱۰؍

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحعمری بہادری، جانثاری کے کمالات۔ قیمت ۱۰؍

ازواج النبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ از حکیم سید ... خان صاحب خاطر امرتسری۔ قیمت ۱۲؍

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... ۹؍

بنات الرسول حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ ۴؍

سید الشہداء۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ ایک عمدہ رسالہ۔ قیمت ۲؍

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۸۵ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؍

ازواج النبی حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ قیمت ۸؍

تاریخ الخلفاء۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اُردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدینؓ دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت ۸؍ (۱۱۹)

الہارون خلیفہ ہارون الرشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں قیمت ۱۲؍

المامون خلیفہ مامون الرشید کے حالات، اخلاق عادات کی تفصیل درج ہے۔ قیمت ...

سیرت النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ قیمت ۱۲؍

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲؍

مولوی معنوی مولانا روم کی سوانحعمری۔ آپ کے حالات اُردو میں سلیس طرز میں لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت۔ آپ کے والد کا حال۔ آپ کا ترک وطن۔ ظاہری و باطنی تعلیم۔ مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے خلیفوں کے حالات۔ قیمت صرف ۵؍

مخدرات اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور خواتین کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰؍

کتب خانہ جامعہ علیہ اسلامیہ دہلی

اسلامی سوانحمریاں سولہ مشہور و معروف علماء، خلفاء، اہل باطن حضرات کی سوانحمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

تاریخ المشاہیر دنیا کے پچاس مشہور بہادر مردوں عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، جرنیلوں، دشمنوں کے دلچسپ حالات۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت عہ

الغزالی حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ کی سوانحعمری۔ قیمت عہ

حیات حافظ خواجہ حافظ شیرازی مرحوم کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

حیات سعدی حضرت مصلح الدین صاحب سعدی شیرازی کے حالات۔ ۶؍

حیات خسرو۔ ابوالحسن امیر خسرو دہلوی کے حالات۔ قیمت ۶؍

حیات طیبہ از قلم مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کمل و مفصل حالات۔ از پیدائش تا وفات۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد مولانا شہیدؒ) جہاد و فتن۔ قیمت صرف ۱۲؍

تذکرہ مشاہیر عالم جس میں حسب ذیل سوانح ہیں۔ خلیفہ ناصر الدین زبیر بن عوام۔ عبداللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۶؍

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ نجدی قوم کے عادات و خصائل۔ اسلام کی مذہبی حیثیت و حالت۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح۔ شریف حسین کی کم ظرفی کے حالات۔ کتابت، طباعت نفیس۔ قیمت ۸؍

تاریخ نجد ۔ ۔ ۔ قیمت عہ

تاریخ مکہ معظمہ ۔ ۔ ۔ قیمت ۳؍

تاریخ بنی اسرائیل ۔ ۔ ۔ قیمت ۹؍

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہر قسم کی لکھائی اور سادہ و رنگدار چھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ دریافت کریں (المشتہر منیجر پریس مذکور)

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری مؤلف ائمہ تلبیس

یہ کتاب جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مکمل و مفصل سوانحعمری درج ہے۔ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر شائع ہوئی ہیں۔ یہ کتاب ان سب سے محنت سے لکھی ہے طرز تحریر اس قدر دلچسپ ہے کہ کتاب کو شروع کرکے جب تک ختم نہ کریں آرام نہیں آتا۔ [illegible] کے ۵۰۰ صفحات۔ قسم اول کاغذ ولایتی [illegible] قسم دوم [illegible] (ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

جالینوس۔ مانی۔ سائنیرین۔ دالصبی۔ ابوالدحیحین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت مہدی المغرب۔ ابو عثمان سعید۔ ابن مسیح بساتانی سیبوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابوالاسود دؤلی۔ احمد بن طولون۔ ابوالشحاک۔ مصعب بن عمیر۔ کعب زبیدی۔ نابغہ ذبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سمعون۔ سلطان محمد فاتح۔ خاقان۔ الحکم المستنصر۔ محمد بن عبداللہ الزبیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشق۔ مسجد ابو صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابوجعفر منصور۔ ابو العلاء شاعر۔ مسجد اقصیٰ۔ بیلیجی جہاد۔ قیمت صرف ۱۲؍

سفرنامہ روم و مصر و شام از مولانا شبلی مرحوم قیمت عہ

تاریخ ابلیس ۔ ۔ ۔ قیمت ۴؍

سوانح بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح۔ قیمت ایک آنہ

مشاہیر امت مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور بزرگوں کے مشہور حالات کا ایک [illegible] قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

سرٹیفکیٹ (۳۰) رسالت محمدیہ کی تصدیق [illegible]